صراط الابرار

مؤلف

مولانا محمد شہزاد قادری ترابی

باہتمام محمد قاسم عطاری، قادری، ہزاروی

ناشر

مکتبہ غوثیہ ہول سیل

تقریظ

از

چار ہزار کتب کے مصنف، فاضل جلیل، مفسر قرآن، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

فقیر نے عدیم الفرصتی کے باوجود عزیزم فاضل محترم مولانا محمد شہزاد قادری صاحب کا رسالہ **صراط الابرار** کے چند عنوانات دیکھے۔ ماشاءاللہ مضامین خوب ہیں۔ طرفہ یہ کہ عام فہم ہیں اور تقریباً سینتیس (37) عنوانات قائم کرکے ہر مسئلہ عوام کے اذہان میں موثر طریقے سے بٹھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ راہِ حق کے متلاشی کیلئے کافی ذخیرہ جمع کیا گیا ہے۔ مولیٰ عزوجل بطفیل حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عزیز کے قلم میں دے زور اور زیادہ...... آمین

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاول پور، پاکستان

۲۴ ذی الحجہ ۱۴۲۰ھ شب جمعہ قبل صلوٰۃ العشاء

تقریظ

از

امیر جماعت پیر طریقت رہبر شریعت ولی نعمت حضرت علامہ مولانا سیّد شاہ تراب الحق قادری صاحب مدظلہ القدیہ

اس فقیر نے مولانا محمد شہزاد قادری سلمہ کا مرتب کردہ رسالہ **صراط الابرار** کہیں کہیں سے دیکھا۔ موصوف نے اہل سنت و جماعت پر کئے جانے والے اعتراض کا علماء کی تصریحات کی روشنی میں جواب دیا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب علیہ السلام کے صدقے وطفیل موصوف کی اس سعی کو قبول فرمائے دین متین کی مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور اس رسالہ کو نافع ہر خاص وعام بنائے۔

آمین ثم آمین بجاہ حبیبك سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فقیر سیّد شاہ تراب الحق قادری

۲۴ جمادی الثانی ۱۴۲۱ھ

24 ستمبر 2000ء

انتساب

اس کتاب کو میں اپنے پیرومرشد امیر جماعت اہلسنّت، دارالعلوم امجدیہ کے نائب مہتمم، مبلغ عالم اسلام حضرت علامہ مولانا سیّد شاہ تراب الحق قادری صاحب مدظلہ القدسیہ کے نام کرتا ہوں۔ جن کے فیض سے میں اس قابل ہوا۔

سگِ تراب الحق وخاک پائے تراب الحق

محمد شہزاد قادری ترابی

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

خدا ایسے قوت دے میرے قلم میں

کہ بد مذہبوں کو سدھارا کروں میں

آج کے دَور میں ایمان کو بچانا مشکل ہوگیا ہے بے دین بدمذہب مسلمانوں کالباس اوڑھ کرتوحید کے نام پر مسلمانوں کے ذہن میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان وعظمت پر کیچڑ اُچھالتے ہیں آپ کے سامنے کہیں گے کہ ہم تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جان نثار کرنے والے لوگ ہیں لوگ تو تمہیں جھوٹ بولتے ہیں جب تم اُن کے پاس بیٹھو گے تو آرام آرام سے تمہیں کہیں گے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی طاقت نہیں رکھتے بلا واسطہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخیاں کریں گے۔ آج کا مسلمان کم علمی کی وجہ سے اِن کے جال میں پھنس جاتا ہے لیکن اے مسلمانو! یادرکھو جب تم اپنے عقیدے کا علم نہیں رکھو گے کامیاب نہیں ہوگے برباد ہوجاؤگے دوسرے مسلمانوں کے بھی عقیدے کا خیال رکھو۔ اپنے گھروں میں اپنے دوستوں میں اپنے رشتہ داروں میں اپنے علاقوں میں جس طرح ہوسکے زبان سے قلم سے مال و دولت سے اچھے عقیدے بیان کرو، ورنہ یہ آگ تمہیں بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گی یادرکھو عقیدہ خراب ہے تو نماز بھی بیکار ہے تمہارے حج ، روزے ، زکوٰۃ، تبلیغیں سب کی سب بیکار ہیں یہ سب کل قیامت کے دِن تمہارے منہ پر ماری جائینگی۔ اس ضمن میں عقائدِ اسلامی پر کچھ سوالوں کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔

پہلا حصّہ

سوال نمبر ۱ ...... **شرک کیا ہے؟**

جواب ...... اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات میں کسی کو اسی کے جیسا ماننا شرک ہے۔ شرک ایک ایسا گناہ ہے، جو کبھی معاف نہیں ہوتا ہے بعض کام ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ بھی کرتا ہے اور بندے بھی کرتے ہیں۔

مثلاً اللہ تعالیٰ بھی دیکھتا ہے اور بندے بھی دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ بھی سنتا ہے اور بندے بھی سنتے ہیں یہ شرک نہیں اس لئے کہ بندے اللہ تعالیٰ کی عطا سے دیکھتے ہیں اللہ ذاتی طور پر سنتا ہے بندے اللہ کی عطا سے سنتے ہیں اس لئے عطا کی ہوئی چیز شرک نہیں جیسا کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر مددگار ہے اور حضور علیہ السلام، تمام انبیاء علیہم السلام، اولیاء اللہ علیہ الرحمت اللہ کی عطا سے اُمت کے مددگار ہیں۔ اِسی طرح اللہ تعالیٰ ذاتی عالم الغیب ہے اور حضور علیہ السلام اللہ کی عطا سے علم غیب جانتے ہیں۔

اِسی طرح اُمتِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی شرک پر متفق نہیں ہوگی۔

الحدیث ...... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ گر ہوئے اور فرمایا بے شک میں تمہارا سہارا اور تم پر گواہ ہوں اللہ کی قسم! میں اپنے حوضِ کوثر کو اِس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں اور بے شک مجھے یہ خطرہ نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگو گے مجھے اِس بات کا ڈر ہے کہ تم دُنیا کے جال میں پھنس جاؤ گے۔ (بحوالہ بخاری شریف)

اِس حدیث سے پتا چلا کہ اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مشرک نہیں ہوسکتی اب مسلمانوں پر شرک کے فتوے لگانا حدیث کا اِنکار ہے۔

سوال نمبر ۲...... **بدعت کیا ہے ؟**

جواب...... بدعت کے لغوی معنیٰ ہر وہ چیز جس کی پہلے سے مثال نہ ہو یعنی نئی چیز ایجاد کرنا اور شریعت مطہرہ میں جس کو کل بدعۃ ضلالت کہا گیا ہے اس سے مراد ہر وہ کام ہے جو قرآن وحدیث کے مخالف ہو اور جو فعل قرآن وحدیث کے مخالف نہ ہو اس کے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اچھے ہونے کی خبر دی ہے۔

مثلاً حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجدیں مکان کی مانند ہوتی تھیں۔ مسجدوں میں محرابیں بلند نہیں ہوتی تھیں۔ گنبد اور مینار نہیں ہوتے تھے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں اُجرت یعنی معاوضہ اِمامِ مسجد نہیں لیتے تھے۔ اِن تمام باتوں کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ تھے پھر جائز کیسے ہو گئے...... تو یہی جواب آئے گا کہ دین کا کام ہے اِسلئے جائز ہے اِسی طرح میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کیا ہوتا ہے: تلاوتِ قرآن ہوتی ہے نعت پڑھی جاتی ہے اور سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیان کی جاتی ہے اس طرح گیارھویں میں بھی اللہ تعالیٰ کا ذِکر ہوتا ہے نذر و نیاز میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے پھر اللہ کا ذکر اور دین میں اچھی بات کیسے بدعت ہو سکتی ہے۔

الحدیث...... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اسلام میں اچھا طریقہ نکالا اُس کیلئے اِس کا ثواب ہے اور اُس پر عمل کرنے کا ثواب بھی۔ (مسلم شریف، جلد ۳ ص ۱۸ے)

اس حدیث سے پتا چلا کہ دین میں کوئی اچھا طریقہ جو شریعت سے نہ ٹکرائے وہ جائز ہے اور یہی حدیث بدعت کے حسنہ وسیّۂ ہونے پر نص ہے جس پر اُمت کا اِتفاق ہے اور کل بدعة ضلالة میں بالاتفاق بدعتِ سیّۂ مراد ہے۔

سوال نمبر ۳......**نماز کیا ہے؟**

جواب......نماز تمام ضروریاتِ دین پر دل و جان سے ایمان لانے کے بعد پہلا فرض ہے نماز ایسا فرض ہے جو کسی صورت معاف نہیں ہے اگر کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر نماز پڑھنا اگر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے تو لیٹ کر اشاروں سے نماز پڑھنا لازم ہے اس فرض کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ آدمی آنکھوں سے اندھا ہے کانوں سے بہرہ ہے زبان سے بول نہیں سکتا ہاتھ اور پیروں سے معذور ہے اب کیا چیز باقی رہ گئی ہے اِن صورتوں میں بھی نماز معاف نہیں۔

نماز کے فوائد

۱......نماز پریشانیوں اور بیماریوں کو دُور کرتی ہے۔

۲......نماز روزی میں خیر و برکت لاتی ہے۔

۳......نمازی کو دُنیا میں، آخرت میں، قبر میں، حشر میں سرخروئی عطا کی جاتی ہے۔

نماز چھوڑنے کے نقصانات

۱......بے نمازی کا حشر فرعون، ہامان کے ساتھ ہوگا۔

۲......بے نمازی جب مرے گا تو پوری دنیا کا پانی پلا دیا جائے مگر اُس کی پیاس نہیں بجھے گی۔

۳......بے نمازی کی قبر میں سانپ اور بچھو مسلط کردیے جائیں گے۔

یہ سب عذاب بے نمازی کیلئے ہیں بے نمازی وہ نہیں جو سال یا مہینے میں ایک دن کی بھی نماز نہ پڑھے بلکہ بے نمازی وہ ہے جو سال یا مہینے میں ایک وقت کی نماز چھوڑ دے۔

سوال نمبر ٤...... کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نُور ہیں اور دنیا میں بشری لبادے میں تشریف لائے ہیں ...... ثابت کیجئے ؟

جواب......جی ہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور ہیں اور اِس دنیا میں بشری لبادے میں تشریف لائے ہیں۔

القرآن...... قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ

ترجمہ : بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور ایک روشن کتاب۔ (پ٦، سورۃ المائدہ:١٥)

مفسرِ اسلام حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِس آیت کی تفسیر کے تحت فرماتے ہیں کہ نور سے مراد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور کتب مبین سے مراد قرآن ہے۔

الحدیث...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سوال کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قربان مجھ کو خبر دیجئے کہ سب سے پہلے اللہ نے کس کو پیدا کیا۔ فرمایا، اللہ نے سب سے پہلے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو (اپنے نور کے فیض سے پیدا کیا) پھر وہ نور قدرت الٰہیہ سے جہاں اللہ کو منظور تھا سیر کرتا رہا اُس وقت نہ لوح تھی نہ قلم تھا نہ جنت تھی نہ دوزخ نہ فرشتہ نہ آسمان نہ زمین نہ سورج نہ چاند نہ ستارہ نہ انسان۔ (بحوالہ بیہقی شریف، مواہب لدنیہ)

ان دونوں دلیلوں سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ اب کچھ لوگ یہ آیت (ترجمہ: کہہ دو میں تمہاری طرح بشر ہوں) پڑھ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشریت کو اُچھالتے ہیں حالانکہ ہم اہلسنّت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور نوری بشر ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نورانیت پر بھی ایمان رکھنا ضروری ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشریت پر بھی ایمان رکھنا ضروری ہے ورنہ قرآنی آیت کا اِنکار ہوگا اب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشریت کے لبادے میں دنیا میں اِس لئے تشریف لائے کہ بندوں کو جہالت کے اندھیرے سے نکال کر نور کی طرف لایا جائے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی طرح سمجھنا سراسر بے وقوفی ہے کیونکہ ہم صِرف بشر ہیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوری بشر ہیں اور اپنی نورانیت سے اللہ تعالیٰ کا دِیدار بھی کرتے ہیں۔

سوال نمبر ۵...... کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علمِ غیب ہے ...... ثابت کیجئے ؟

جواب...... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا سے علمِ غیب رکھتے ہیں۔

القرآن...... وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ (پ۳۰: آیت۲۴) ترجمہ : یہ نبی ﷺ غیب کی خبریں بتانے میں بخیل نہیں۔

القرآن...... عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۙ (پ۲۹، سورۃ جن: ۲۶، ۲۷)

ترجمہ : غیب کا جاننے والا اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ انکے آگے پیچھے پہرہ مقرر ہے۔

الحدیث...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طویل روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ فرما ہوئے اور اِس خطبے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس دنیا میں جو کچھ ہو چکا اور جو آئندہ ہوگا سب کی خبر دی تو ہم میں سے بڑا عالم ہے جسے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باتیں زیادہ یاد ہوں۔ (بحوالہ مسلم شریف)

ان تمام دلائل سے یہ ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کی عطا سے غیب پر آگاہ ہیں بعض نادان لوگ کہتے ہیں کہ مولانا تم لوگ کہتے ہو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علمِ غیب ہے لیکن سفر میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہار اُونٹ کے پاؤں کے نیچے تھا کسی کو معلوم نہ تھا۔ یہودی عورت کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گوشت میں زہر ڈالنا یہ سب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم کیوں نہ تھا......؟

اے نادانو! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب معلوم تھا لیکن اُس طرف توجہ نہ تھی اِس سے یہ فائدہ ہوا کہ سفر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہار نہ ملنے کی حکمت سے آیتِ تیمّم نازل ہوئی۔ دوسری بات یہودی عورت کا گوشت میں زہر ڈالنے سے حضور کا زندہ رہنے کی حکمت سے کئی یہودی مسلمان ہوگئے۔ اب معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا توجہ نہ ہونا بھی مسلمانوں کیلئے فائدہ ہے۔

ان سب باتوں سے پتا چلا کہ اللہ کا علمِ غیب ذاتی ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کی عطا سے علمِ غیب پر آگاہ ہیں۔

سوال نمبر۶ ...... کیا حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مدینے میں رہ کر سُنتے اور مدد کرتے ہیں ...... قران و حدیث سے ثابت کریں ؟

جواب ...... انبیاء علیہم السلام، اولیاء اللہ علیہ الرحمت اپنے چاہنے والوں کی مدد کرتے ہیں اور مدد مانگنا جائز ہے۔

القرآن ...... فان اللّٰه هو موله و جبريل و صالح المومنين والملئكة بعد ذلك ظهيرا (سورۃ تحریم، آیت:۴)

ترجمہ : بے شک اللہ اِن کا مددگار ہے اور جبریل علیہ السلام اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد کرتے ہیں۔

القرآن ...... انما وليكم اللّٰه و رسوله (سورۃ المائدہ، آیت:۵۵) ترجمہ : تمہارا مددگار اللہ اور رسول۔

القرآن ...... يا ايها الذين آمنوا استعينو بالصبر والصلوٰة (سورۃ بقرہ، آیت۱۵۳)

ترجمہ : اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد طلب کرو۔

القرآن ...... من انصاری الی اللّٰه (سورۃ صف، آیت:۱۴) ترجمہ : اللہ کی طرف میری مدد کرنے والا کون ہے۔

الحدیث ...... امام بخاری کتاب ادب المفرد میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا پاؤں سن ہوگیا کسی نے کہا اُن کو یاد کیجئے جو آپ کو سب سے محبوب ہیں اس کے بعد حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بلند آواز سے کہا: یا محمداہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ...... پاؤں دُرست ہوگیا۔ (بحوالہ امام بخاری/ادب المفرد)

روایت ...... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالٰی عنہ کا مقابلہ جب مسلمہ کذاب کی ساٹھ ہزار فوج سے ہوا مسلمان کم تھے مسلمانوں کے قدم اُکھڑ گئے حضرت خالد رضی اللہ تعالٰی عنہ اور مسلمانوں نے یہ ندا دی: یا محمداہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ۔ یا محمداہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) (اے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہماری مدد فرمائیں) یہ کہنا تھا کہ مسلمانوں کو فتح و نصرت عطا ہوئی۔ (بحوالہ البدایہ والنہایہ، ج۶ ص۳۲۴۔ ابن اثیر، ج۳۔ طبری ج۳ ص۲۵۰)

یہ تمام دلائل اس بات کی دلالت کرتے ہیں کہ غیر اللہ سے مدد مانگنا انبیاء اور اولیاء اللہ سے مدد مانگنا نہیں درحقیقت مدد اللہ ہی کی ہوتی ہے حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمت تفسیر فتح العزیز میں جائز لکھتے ہیں۔ باقی رہا مسئلہ اس آیت کا جو سورہ فاتحہ میں ہے۔

ترجمہ : ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ ہم تیری عبادت کرنے کیلئے تیری مدد چاہتے ہیں اور خدا سمجھ کر صرف تیری عبادت کریں گے اور مدد مانگیں گے۔

سوال نمبر ۷......**یا رسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، **یا علی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، **یا غوث اعظم** علیہ رحمت **کہنا کیسا ہے ؟**

جواب......لفظ **یا** حرف ندا ہے اور بالکل جائز ہے۔

القرآن......**یا ایھا النّبی** ٥ (پ۱۰، سورۃ انفال:۱) **ترجمہ :** اے غیب بتانے والے (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

القرآن......**یا ایھا المزّمل** ٥ (پ۲۹، سورۃ مزمل:۱) **ترجمہ :** اے جھرمٹ مارنے والے۔

اِس کے علاوہ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لفظ یا کہہ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکارنا۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پاؤں سُن ہونے پر لفظ **یا** کہہ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکارنا۔

التحیات میں ہر مسلمان کا ہر نماز میں **السّلام علیك یا ایھا النّبی** **یعنی** سلام ہو تم پر اے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پڑھنا اِس بات کی دلیل ہے کہ یا کے ذریعے غیر اللہ کو پکارنا جائز ہے۔

مولانا یہ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا اب کیوں کہتے ہو؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ اگر یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتا تو قرآن میں **یا ایھا النبی** کیوں کہتے ہو، التحیات میں لفظ یا کہتے ہو اِسکے علاوہ قرآن میں ہر مسلمان کو یا کہہ کر پکارا گیا یعنی اے ایمان والو تو کیا شرک ہوگیا؟ نہیں بلکہ لفظ یا کہنا جائز ہے۔ اس کے علاوہ دیوبندی عالم اشرف علی تھانوی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ یوں دل چاہتا ہے دُرود شریف زیادہ پڑھوں وہ بھی اِن الفاظ میں، وہ الفاظ یہ ہیں: **الصّلوٰۃ والسّلام علیك یا رسول اللہ** (بحوالہ کتاب شکر النعمۃ بذکر رحمت الرحمۃ، ص۱۸۔ مصنف اشرف علی تھانوی)

آپ ہر مشکل میں صرف اللہ سے مدد مانگئے بالکل منع نہیں لیکن جو لوگ انبیاء اور اولیاء سے مدد مانگتے ہیں انہیں مُشرک نہ کہو ورنہ مشرک کہنے والا خود مشرک ہوجائے گا۔

سوال نمبر۸......**کیا انبیاء** علیہم السلام **اور اولیاء اللہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں ؟**

جواب......انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں جسم اور روح کے ساتھ زندہ ہیں۔

القرآن......**ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات ط بل احیآء و الکن لا تشعرون** ٥ (پ۲۔ آیت:۱۵۴)

ترجمہ : اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔

الحدیث......حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بے شک اللہ نے زمین پر حرام کر دیا کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھائے پس اللہ کے نبی زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں۔ (بحوالہ ابن ماجہ)

ان تمام باتوں کے علاوہ شبِ معراج حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے تمام انبیاء علیہم السلام کا نماز پڑھنا اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ کے نبیوں کی، اللہ کے دوستوں کی اور اللہ کی راہ میں جان دینے والوں کی زندگی قرآن کی صریح آیت سے ثابت ہے۔

سوال نمبر ۹...... کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غلاموں کا سلام سنتے اور غلاموں کے قریب میں قرآن و حدیث سے ثابت کیجئے ؟

جواب...... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کی عطا سے مسلمانوں کے قریب ہیں۔

القرآن...... النّبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسهم (سورۃ الاحزاب:۶)

ترجمہ : نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مومنوں کی جان سے زیادہ قریب ہیں۔

القرآن...... انا ارسلنك شاهد و مبشرا و نذیرا (سورۃ فتح:۸)

ترجمہ : ہم نے تمہیں حاضر و ناظر، خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا بھیجا۔

القرآن...... واعلموا ان فیکم رسول الله (سورۃ حجرات:۷)

ترجمہ : اور جان لو تم میں اللہ کے رسول ہیں۔

ان تمام دلائل سے پتا چلا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں اگر کوئی یہ کہے کہ یہ تو اُس وقت قریب تھے جب زندہ تھے اب کیسے قریب ہیں؟ تو اے نادان انسان اِن آیتوں میں کہاں لکھا ہے کہ زندہ ہونگے تو قریب ہونگے وصال کے بعد قریب نہیں کسی آیت میں نہیں ہے۔

ہم اہلسنّت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اپنی روحانی طاقت سے اِس دنیا کو ایسے دیکھتے ہیں جیسے ہاتھ کی ہتھیلی میں رائی کے دانہ کو دیکھتے ہیں ہاں اگر اللہ کی عطا سے چاہیں تو اپنے غلاموں کی رہنمائی کیلئے پہنچتے ہیں۔

عقلی دلیل...... شیطان مردود جو کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مسلمانوں کا دشمن ہے وہ اگر پوری دنیا میں کسی بھی مسلمان کے پاس پہنچ سکتا ہے تو اسے کسی نے شرک نہیں کہا...... کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محبوبِ خدا ہوکر اپنے غلاموں کے پاس کیوں نہیں پہنچ سکتے۔

سوال نمبر ۱۰...... کیا اللہ تعالیٰ کا رزق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تقسیم کرتے ہیں ؟

جواب...... الحدیث...... حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ چاہتا ہے اُس کو دین کی سمجھ دیتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ دینے والا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔ (بخاری۔ مسلم)

اس حدیث کو دلیل بنا کر اہلسنّت وجماعت اپنی نعتوں میں یہ کہتے ہیں:۔

مثلاً تیرے ٹکڑوں پہ پلے۔ ہم تیرا کھاتے ہیں تیرا گاتے ہیں۔ تیرے در کو چھوڑ کر کہاں جائیں ...... یہ سب کلمات ہم کہتے ہیں۔ ہر چیز کو مثلاً نماز، روزہ، حج، کلمہ، علم، قرآن، ایمان یہاں تک کہ اللہ کی معرفت بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات سے ملی۔ اسی لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ نے اپنے خزانوں کا تقسیم کرنے والا بنایا ہے۔

سوال نمبر ۱۱...... کیا اللہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شریعت کا مختار بنایا ہے ...... ثابت کیجئے ؟

جواب...... الحدیث...... حضرت نصر بن عاصم لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے خاندان کے شخص کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس شرط پر اسلام لائے کہ وہ صرف دو وقت کی نمازیں پڑھا کریں گے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِن کی شرط قبول کر لی۔ (بحوالہ مسند احمد شریف)

الحدیث...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحابہ علیہم الرضوان نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ فرمایا نہیں۔ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا۔ (بحوالہ ترمذی، ابن ماجہ، احمد)

جس رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاں اور نہیں فرمانے سے کوئی بات شریعت ہو جائے اُس رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت اور مختار ہونے کا اندازہ کون لگا سکتا ہے الغرض حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کی عطا سے دو جہاں کے مالک ومختار ہیں۔

سوال نمبر ۱۵...... ایک شخص کہتا ہے یہ حدیث ضعیف ہے۔

جواب...... تو آیئے اس کا جواب اُمت کے امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یوں دیتے ہیں کہ جب اس حدیث کا رَفع حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک ثابت ہے تو عمل کرنے کیلئے کافی ہے۔ (موضوعات کبیر)

فقہ حنفی کی معتبر کتابوں کے نام جس میں انگوٹھے چومنے کو جائز اور مستحب لکھا ہے۔ (شرح نقایہ، ردالمختار شرح درالمختار ج ۱ ص ۲۶۷، باب الاذان الطحطاوی علی مراقی الفلاح وغیرہ) الغرض یہ ثابت ہوا کہ انگوٹھے چومنا صحابہ کرام، اولیاء کرام، فقہائے کرام کے نزدیک جائز ہے۔

سوال نمبر ۱۶...... کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنا دین اسلام میں کیسا ہے؟

جواب...... کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور ادب ہے اور اللہ کا حکم ہے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرو۔

الحدیث...... جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کے جسمِ اطہر کو کفنا کر تخت پر لٹا دیا گیا تو اُس موقع پر حضرت جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل (علیہم السلام) نے فرشتوں کے لشکروں کے ساتھ صلوٰۃ وسلام پیش کیا۔ (بیہقی، حاکم، طبرانی شریف)

دلیل...... ہر مسلمان مرد، عورتوں اور بچوں نے باری باری کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کیا۔ (مدارج النبوۃ، ج ۲ ص ۴۴۰)

جمع کے دن اِس لئے خاص طور پر کھڑے ہو کر درود وسلام پڑھا جاتا ہے کہ خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود وسلام بھیجو۔

سوال نمبر۱۷...... کیا عید میلادُ النّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منانا قرآن و حدیث سے ثابت ہے ؟

جواب......القرآن...... قل بفضل الله و برحمةٍ فبذلك فليفرحوا هو خير مما يجمعون ٥

ترجمہ: فرمادیجئے یہ اللہ کے فضل اور اسکی رحمت سے ہے ان پر خوشی منائیں وہ انکے دھن دولت سے بہتر ہے۔ (سورۃ یونس:۵۸)

اللہ کا حکم ہے کہ رحمت پر خوشی مناؤ تو اے مسلمانوں جو رحمت اللعالمین ہیں اُن کے جشنِ ولادت پر کیوں خوشی نہ منائی جائے۔

القرآن......حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کی:۔

ترجمہ : ہم پر آسمان سے خوانِ نعمت اُتار وہ ہمارے لئے عید ہو ہمارے اگلوں اور پچھلوں کی۔ (سورۃ المائدہ:۱۱۴)

اس آیت سے پتا چلا کہ خوانِ نعمت اُترنے والا دِن عید ہو تو جس دن نعمتوں کے سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دُنیا میں تشریف لائیں وہ دن عید کیسے نہ ہو......؟

الحدیث......حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت عامر انصاری کے گھر گیا وہ اپنی قوم اور اولاد کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کے واقعات سکھلا رہے تھے اور کہتے تھے آج کا دن ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس وقت فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے واسطے رحمت کا دروازہ کھول دیا اور سب فرشتے تم لوگوں کیلئے دعائے مغفرت کررہے ہیں جو شخص تمہاری طرح واقعہ میلاد شریف بیان کرے اُس کو نجات ملے گی۔ (کتاب رضیہ)

سوال نمبر۱۸...... کیا علمائے اُمّت نے بھی عید میلادُ النّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منائی ؟

جواب......جی ہاں علمائے اُمت نے عظیم الشان طریقے سے میلا دالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منائی، وہ علمائے اُمت یہ ہیں:۔

۱......اِس اُمت کے عالم امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے عید میلا دالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باعثِ ثواب لکھا ہے۔

۲......سیرتِ شامی میں ہے کہ میلا دالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منانا ثواب ہے۔

۳......امام محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مکہ، مدینہ، مصر، شام، عرب اور دوسرے ممالک میں لوگ عید میلا دالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محفل سجاتے ہیں اور صدقہ اور خیرات بانٹتے ہیں۔

٤......حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، حضرت امام ملا علی قاری علیہ الرحمۃ، امام عبدالعزیز دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی میلا دالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منائی۔ اکابرِ دیوبند اور دیوبندی عالموں کے پیرانِ پیر مولانا امداد اللہ مہاجر مکی کہتے ہیں میں عید میلا دالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محفل میں شریک ہوتا ہوں برکت کا باعث سمجھ کر منعقد کرتا ہوں کیونکہ محفلِ میلا دالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شریک ہوتے ہیں۔ (کلیاتِ امدادیہ باب فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۸۹/۷۸ مصنف امداد اللہ مہاجر)

سوال نمبر ۱۲...... کیا اذان سے پہلے دُرود و سلام پڑھنا جائز ہے؟

جواب...... الحدیث...... حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت سے روایت کی ہے کہ مدینے میں میرا گھر سب سے بلند تھا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان سے پہلے دعائیہ کلمات کہہ کر اذان دیتے۔ اے اللہ تحقیق میں تیری حمد کرتا ہوں اس بات پر تجھ سے مدد چاہتا ہوں کہ اہل قریش تیرے دین کو قائم کریں۔ (بحوالہ ابوداؤد، ج ۱، ص ۸۴)

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان سے پہلے قریش کیلئے دعا کرتے تھے اور ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوپر درود و سلام پڑھتے ہیں اگر اذان سے پہلے کچھ پڑھنا اذان کو بڑھانا اور بدعت ہوتا تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہرگز دعا نہ کرتے۔ اس سے پتا چلا کہ اذان سے پہلے کچھ ذکر و دعا کرنا منع نہیں بلکہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے۔

دلیل...... حضرت امام عبدالوہاب شعرانی نے بھی اذان سے پہلے درود و سلام پڑھنے کو جائز لکھا ہے۔ (کتاب کشف الغمہ)

دلیل...... کتاب القول البدیع میں حضرت امام عبدالرحمٰن سخاوی رضی اللہ عنہ نے بھی اذان سے قبل درود و سلام پڑھنا جائز لکھا ہے۔

دلیل...... فتاویٰ شامی میں حضرت امام شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان سے پہلے، اذان کے بعد اور اِقامت سے پہلے دُرود و سلام پڑھنے کو جائز لکھا ہے۔

سوال نمبر ۱۳...... کیا اذان کے بعد دُرود و سلام پڑھنا جائز ہے؟

جواب...... الحدیث...... سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مؤذن سے اذان سنو تو وہ جس طرح کہے تم بھی اُسی طرح کہو پھر مجھ پر درود و سلام پڑھو اور میرے وسیلے سے دعا مانگو۔ (بحوالہ مشکوٰۃ شریف، ص ۶۴)

تم لوگ اذان سے پہلے یا بعد درود و سلام نہ پڑھو کوئی فرض، واجب نہیں لیکن مستحب ضرور ہے واضح ہو کہ مذاق اُڑانے پر ضرور خوفِ کفر ہے اور اذان سے پہلے اور بعد میں درود شریف پڑھنے کو شرک و بدعت کا حکم دینا خود کہنے والے کو مشرک و بدعتی بنادیتا ہے۔

سوال نمبر ۱۴...... اذان میں یا اذان کے علاوہ نامِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا کیسا ہے؟

جواب...... روایت...... حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان کہی اذان دیتے ہوئے جب **اشھد انّ محمداً** پر پہنچے تو حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے انگوٹھے کو چوم کر آنکھوں سے لگایا...... یہ دیکھ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو میرے صدّیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی طرح کرے تو میں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کل قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔ (بحوالہ موضوعاتِ کبیر۔ مقاصد حسنہ ص ۳۸۴)

سوال نمبر ۱۹...... تم لوگ وفات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سوگ کیوں نہیں مناتے ؟

جواب...... وفات کا غم، سوگ اُس کا منایا جاتا ہے جو مرگیا ہو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو زندہ ہیں...... رہا مسئلہ سوگ کا تو سوگ اسلام میں تین دن کا ہوتا ہے جو صحابہ اکرام علیہم الرضوان نے تین دن منالیا اب چودہ سو سال کے بعد کون سا سوگ ہے اس لئے ہم ولادتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مناتے ہیں۔

سوال نمبر ۲۰...... کچھ لوگ کہتے ہیں کہ میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرک ہے ؟

جواب...... عقلی دلیل...... دراصل میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت یعنی پیدائش کا دن منایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ پیدا ہونے سے پاک ہے جو پیدا ہوگیا وہ خدا نہیں اور جو پیدا ہونے سے پاک ہے وہ اللہ کی ذات ہے اس سے پتا چلا کہ ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش منا کر ان کو خدا نہیں سمجھتے اس سے پتا چلا کہ میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرک کو ختم کرتی ہے۔

عقلی دلیل...... خوشیوں میں چراغاں کرنا منع ہے آپ کے گھر میں کوئی خوشی آتی ہے تو روشنی کرتے ہیں اسی طرح جلوس صرف سال میں ایک دن نکالنا کوئی حدیث میں منع نہیں ہے اب کہتے ہیں مولانا جلوس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔اے نادان مسلمان حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ساری زندگی تکلیفیں اٹھائیں اگر ہم سال میں ایک دن تکلیف برداشت کرلیں تو کیا فرق پڑ جائے گا۔ اے لوگوں تم میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ مناؤ کوئی فرض ، واجب نہیں یہ تو محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات ہے لیکن تم میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی مت دو مذاق مت اُڑاؤ۔ اِس کی عظمت کی بے ادبی مت کرو، ورنہ برباد ہوجاؤ گے کل قیامت کے دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیا جواب دو گے۔ پوری دنیا کے بدمذہبوں کو چیلنج ہے کہ وہ کوئی حدیث یا فقہ کا کوئی قول لے آئیں جس میں یہ لکھا ہو کہ جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرک اور بدعت ہے۔

سوال نمبر ۲۱۔۔۔۔۔حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح پر نماز میں کھڑا ہونا دین اسلام میں کیسا؟

جواب۔۔۔۔۔الحدیث۔۔۔۔۔حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب نماز کیلئے اقامت کہی جائے تو اُس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔ (بحوالہ بخاری، ج ا۔ باب الاقامت)

اس سے پتا چلا کہ جب اقامت ہوتی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجرہ مبارک سے باہر تشریف لاتے جیسے جیسے صفوں میں پہنچتے صحابہ کرام علیہم الرضوان کھڑے ہوتے جاتے۔

القول۔۔۔۔۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اُس وقت کھڑے ہوتے جب موذن **قد قامت الصلوٰۃ** کہتا۔ (بحوالہ شرح مسلم نووی)

القول۔۔۔۔۔مسلمانوں کے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمت اور حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ اُس وقت کھڑے ہوں جب موذن **حی علی الصلوٰۃ** کہے۔ (بحوالہ شرح بخاری ابی قتادہ، ج ا۔ علی الحدیث)

ان سب روایتوں سے پتا چلا کہ **حی علی الصلوٰۃ** پر اقامت میں کھڑے ہونا مستحب ہے۔ چاروں اماموں، امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد، امام مالک (علیہم الرضوان) سے کسی بھی امام کا قول لے کر یہ ثابت کردیں کہ **حی علی الصلوٰۃ** پر کھڑا ہونا جائز نہیں اور فقہ حنفی کی مایہ ناز کتاب عالمگیری میں ہے کہ جب اقامت ہو رہی ہو اور آدمی اگر مسجد میں داخل ہو تو اسے کھڑا ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے یعنی بیٹھ جائے۔

سوال نمبر ۲۲۔۔۔۔۔کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، اولیائے کرام کا وسیلہ پکڑنا جائز ہے ثابت کریں؟

جواب۔۔۔۔۔القرآن۔۔۔۔۔وابتغوا الیه الوسیلة ترجمہ: اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ (سورۃ المائدہ:۳۵)

اب اس آیت میں وسیلے کا حکم دیا گیا ہے وہ کسی بھی نیک شخص کا ہو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو یا صحابۂ کرام علیہم الرضوان کا ہو سب جائز ہے۔

الحدیث۔۔۔۔۔بخاری شریف میں ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم کو فتح ملتی ہے اور روزی دی جاتی ہے بزرگوں، فقیروں کے وسیلے سے۔ (بحوالہ مشکوٰۃ شریف باب الفقراء)

الحدیث۔۔۔۔۔حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ایک اندھا شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میری بینائی کیلئے دعا کیجئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر کے کہو اے اللہ! میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے وسیلے سے بینائی چاہتا ہوں۔ اُس نابینا نے ایسا ہی کیا اور آنکھ کی روشنی دُرست ہوگئی۔

اب کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مولانا، اللہ بڑا کریم ہے اُس کیلئے وسیلے کی کیا ضرورت ہے؟۔۔۔۔۔اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ ہرگز وسیلے کا محتاج نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کیلئے ہم گنہگاروں کو وسیلے کی ضرورت ہے۔ اب ثابت ہوگیا کہ وسیلہ بالکل جائز ہے۔

سوال نمبر ۲۳...... کیا نذر و نیاز کرنا قرآن و حدیث سے ثابت ہے ؟

جواب...... لوگ نذر و نیاز کا غلط مطلب سمجھتے ہیں اصل مطلب نذر و نیاز کا ایصالِ ثواب ہے۔

الحدیث...... حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے تو کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا پانی کا۔ تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کنواں کھدوایا اور کہا کہ یہ کنواں سعد کی ماں کا ہے۔ (ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ)

ہم بھی حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح کھانا کھلا کر اولیاء اللہ کو ثواب پیش کرتے ہیں۔

سوال نمبر ۲۴...... کیا نذر و نیاز کیلئے جانور ذبح کرسکتے ہیں ؟

جواب...... الحدیث...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ پر ایک مینڈھا ذبح کر کے فرمایا یہ قربانی میری اور میری اُمت کے اُن شخص کی طرف سے جنھوں نے قربانی نہیں کی۔ (ابوداؤد کتاب الاضاحی)

کچھ لوگ یہ کہہ کر کہ تم غیر اللہ کیلئے جانور ذبح کرتے ہو...... نیاز کو حرام کہتے ہیں۔

ہم ہرگز ہرگز غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح نہیں کرتے بلکہ بسم اللہِ، اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرنے کے بعد فاتحہ یعنی اللہ کا کلام پڑھ کر لوگوں کو کھانا کھلا کر ثواب اولیاء اللہ کو دیتے ہیں جس طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانور ذبح کر کے اُمت کو ثواب دیتے تھے۔ کسی حدیث یا فقہ کے قول میں نذر و نیاز سے منع نہیں کیا گیا۔

سوال نمبر ۲۵...... کیا اولیاء اللہ کا عُرس منانا صحیح ہے ؟

جواب...... اولیاء اللہ کے مزار پر سالانہ محفلِ ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے۔

الحدیث...... حضرت ابنِ ابی شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث نقل فرمائی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال شہداء کے مزارات پر جا کر اُن کو سلام کرتے اور حضور کی سُنّت ادا کرنے کیلئے چاروں خلیفہ بھی ایسا ہی کرتے۔ (بحوالہ مقدمہ شامی، ج ا)

اِس سے پتا چلا کہ ہر سال مزار پر جا کر سلام پڑھنا، تلاوت کرنا، نعتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھنا بالکل جائز ہے ہاں جو لوگ مزارات پر اُلٹی سیدھی حرکتیں کرتے ہیں ناچتے ہیں چرس پیتے ہیں غلط حرکتیں کرتے ہیں ان باتوں کا اہلسنّت وجماعت سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی مزارات سے اِن کا کوئی تعلق ہے یہ سب اوقاف والوں کی شرارت ہے یہ لوگ مزارات کو بدنام کرنے کیلئے اس طرح کے کام کرواتے ہیں کسی حدیث میں عرس منانے سے منع نہیں کیا گیا۔

سوال نمبر۲۶......سوئم، چہلم کرنا کیسا ہے ...... بیان کیجئے ؟

جواب......سوئم اور چہلم مرحوم کیلئے ایصالِ ثواب کا ایک ذریعہ ہے۔

عقلی دلیل......آپ خود بتایئے کہ سوئم میں قرآن کی تلاوت ہوتی ہے اور پھر مغفرت کی دعا ہوتی ہے یہ کون سا شرک و بدعت ہے یہ تو اللہ کی عبادت ہے مرحوم کو اس سے فائدہ ہوتا ہے۔

دیوبندی عالم کا سوئم، چہلم کو جائز لکھنا

لکھتا ہے کہ روزانہ حضرت خواجہ اجمیری اور قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ کی فاتحہ پڑھ کر اللہ کی بارگاہ میں وسیلے سے دعا کی جائے۔ (کتاب صراط مستقیم، ص۲۲۱۔ مصنف دیوبندی عالم اسمٰعیل دہلوی)

اکابر دیوبند کے پیر صاحب حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کہتے ہیں میں بزرگوں کا چہلم، سوئم، دسویں، بیسویں، فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا انکار نہیں کرتا ہوں۔ (بحوالہ کتاب کلیاتِ امدادیہ باب فیصلۂ ہفت مسئلہ، ص۸۲)

سوال نمبر۲۷......بزرگوں کے ہاتھ پاؤں چومنے چاہئیں ...... کیا صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ پاؤں چومے ہیں ؟

جواب......الحدیث......حضرت زراع صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ہم (وفد عبدالقیس) مدینہ منورہ جب حاضر ہوئے تو اپنی سواریوں سے جلدی اُترتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک اور پاؤں مبارک چومتے تھے۔ (بحوالہ ابوداؤد شریف)

سوال نمبر۲۸......کیا مَیِّت کو چومنا جائز ہے ؟

جواب......الحدیث......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب حضرت عثمان مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُنہیں چومنے اور رونے لگے یہاں تک اُن کے آنسوئے مبارکہ حضرت عثمان مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ پر بہہ گئے۔ (بحوالہ ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

سوال نمبر۲۹......کیا مزارات پر حاضری دینا جائز ہے ؟ قرآن و حدیث سے ثابت کریں۔

جواب......الحدیث...... مدینے کا گورنر مروان آیا اُس نے ایک شخص کو دیکھا وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبرِ انور پر چہرہ رکھے ہوئے ہے تو مروان نے اُس شخص کو گردن سے پکڑا اور کہا کیا تو جانتا ہے کہ تو کیا کر رہا ہے؟ اُس شخص نے مروان کی طرف توجہ کی تو کیا دیکھا کہ وہ صحابئ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، فرمانے لگے میں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا میں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ (امام حاکم ج۴ ص۵۱۵۔ مسند احمد: ۴۵۵)

اس سے پتا چلا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار پر آ کر قبرِ انور سے چمٹ کر دعائیں مانگتے تھے۔

سوال نمبر ۳۰ ...... کیا تابعین اور اولیاء اللہ بھی مزارات پر حاضری دیتے تھے ؟ دلیل پیش کیجئے۔

جواب ...... جی ہاں تابعین اور اولیاء اللہ نے بھی مزارات پر حاضری دی۔

دلیل ...... مسلمانوں کے امام حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے برکت حاصل کرنے کیلئے اُن کے مزار پر آتا ہوں مجھے کوئی حاجت ہوتی ہے تو امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مزار پر آ کر دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ مزار امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی برکت سے میری دعا قبول کرتا ہے۔ (بحوالہ مقدمہ شامی)

اس سے پتا چلا کہ مزار پر جانا جائز ہے اور مزار کے وسیلے سے دعا مانگنے سے اللہ تعالیٰ دعا جلد قبول فرماتا ہے یہی امام شافعی علیہ الرحمہ کی سنت ہے۔ اگر مزار پر جا کر عام آدمی کو بھی پکڑ کر یہ پوچھے کہ یہ اللہ تعالیٰ ہے؟ تو وہ آدمی آپ کو مارے گا اور کہے گا تو جاہل ہے ہم تو اللہ تعالیٰ کا ولی سمجھ کر آتے ہیں۔

آپ مزار پر نہ جائیں کوئی ضروری نہیں لیکن مزار کو گالی نہ دیں جانے والوں پر شرک و بدعت کے فتوے مت لگائیں ورنہ گنہگار ہوں گے اور سنت ادا کرنے والے کو مشرک قرار دینا خود کہنے والے کو مشرک بنا دیتا ہے۔

سوال نمبر ۳۱ ...... مزار کو چومنا کیسا ہے ...... کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟

جواب ...... مزار کو چومنے کا مقصد آدمی کا پتھر یا دیوار کو چومنا نہیں بلکہ صاحب مزار یعنی بزرگ کو بوسہ لینا مقصود ہوتا ہے۔

مثلاً قرآن مجید کو غلاف یا گتے کے ساتھ چومنا، کعبہ بیت اللہ کو غلاف کے ساتھ بوسہ لینا اصل میں قرآن اور کعبۃ اللہ کو چومنا ہے اسی طرح مزار کو چومنا دراصل صاحبِ مزار یعنی بزرگ کو بوسہ لینا ہے۔

دلیل ...... علامہ امام بدرالدین عینی علیہ الرحمہ شرح بخاری، ج ۴ میں لکھتے ہیں کہ مجھ کو خبر دی ہے کہ حضرت امام محمد علیہ الرحمہ سے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار اور منبر کو چومنے کے متعلق پوچھا گیا تو امام محمد علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ بالکل جائز ہے۔

اس سے پتا چلا کہ چومنے کا تعلق محبت سے ہے عبادت سے نہیں ہے۔

سوال نمبر ۳۲...... قبر کو پختہ اور گنبد بنانے کا کیا حکم ہے ؟

جواب...... دلیل...... عینی شرح بخاری میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زینب بنت جحش کی قبر پر گنبد بنوایا اور محمد بن حنیفہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر گنبد بنوایا۔

دلیل...... ہدایۃ المجتہد جلد اوّل اور میزان شعرانی جلد ثانی میں ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزارات کو بلند اور گنبد بنانے کو جائز لکھا ہے۔ ایک وقت تھا کہ تمام صحابہ کرام اور اہل بیت کے بڑے بڑے مزارات تھے لیکن سعودی حکومت نے مزارات گرا کر مسجدِ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو توڑ کر اپنا محل بنوایا جو آج بھی ہے سعودیوں نے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نشانیاں توڑ کر صحابہ کرام، اہل بیت سے نفرت اور دشمنی کا اعلان کر دیا۔ اور ہاں جس جگہ احادیث میں کچی قبریں بنانے کا حکم ہے تو علماء کرام نے عام لوگوں کے بارے میں فرمایا ہے اور اولیاء اللہ علیہ الرحمہ کیلئے بلند مزارات کو جائز لکھا ہے تاکہ عام آدمی اور اولیاء اللہ میں فرق واضح ہو جائے۔

سوال نمبر ۳۳...... مزارات پر چادریں چڑھانے کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

جواب...... احادیث کی معتبر کتاب ابوداؤد شریف میں ہے کہ جس کا مفہوم یہ ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، صدّیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارِ پُر انوار پر غلاف (چادریں) موجود تھیں۔

سوال نمبر ۳۴...... قبروں پر پھول اور شجر ڈالنا کیا حدیث سے ثابت ہے ؟

جواب...... الحدیث...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے قبر والوں پر عذاب ہو رہا تھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک تر شاخ منگوائی اور اُسے بیچ سے پھاڑ کر آدھی آدھی شاخ دونوں قبروں پر ڈال دی اور فرمایا جب تک یہ تر رہیں گی ان کی تسبیح کی برکت سے قبر والوں پر عذاب میں کمی رہے گی۔ (بحوالہ بخاری شریف / مسلم شریف)

دلیل...... کنز العباد، فتاویٰ غرائب، فتاویٰ ہندیہ اور حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ مشکوٰۃ کی شرح اشعۃ اللمعات اور تمام کتابوں میں قبر پر پھول اور تر شاخ وغیرہ ڈالنے کو اچھا لکھا ہے یہ چیزیں تر رہیں گی اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گی میت کو اس سے فائدہ حاصل ہوگا اور اسے راحت و سکون ملے گا۔

سوال نمبر ۳۵...... کیا بلند آواز سے ذکر کرنا اسلام میں صحیح ہے ؟

جواب...... بلند آواز سے ذکر کرنا جائز ہے مگر ریا کاری یعنی دکھاوا پیدا نہ ہو اور کسی نمازی، قاری و بیمار کو تکلیف نہ ہو ایمان میں تازگی پیدا ہوتی ہے اور جس جگہ آپ کی آواز جائے گی کل قیامت کے دن آپ کے ایمان کی گواہی دیں گی۔

روایت...... حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے روایت نقل کی ہے کہ صحابیٔ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مجلس میں بلند آواز سے ذکر کرتے تھے۔ (کتاب الزھد کتاب شامی، ص ۳۵۰)

الحدیث...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر بلند آواز سے دُرود پڑھنا نفاق (نفرت) کو دور کرتا ہے۔ (بحوالہ مکارم الاخلاق، ص ۱۱۶ مطبوعہ مصر)

سوال نمبر ۳۶...... نعلِ پاک کی برکتیں اور اس کا ادب اور تعظیم کہاں سے ثابت ہے ؟

جواب...... علمائے اُمت نعلِ پاک یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جوتے مبارک کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

۱ ...... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نعلِ پاک جس گھر میں ہو برکت کا نزول ہوتا ہے۔

۲ ...... نعلِ پاک شفا اور بیماری سے صحت یابی کا وسیلہ ہے۔

نعلِ پاک کے بارے میں دیوبندی پیشوا اشرف علی تھانوی کا بیان ...... اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ آخر شب ذکر و اذکار کر کے نعلِ پاک کے نقشے کو باادب اپنے سر پر رکھے اور اس نقشے کے وسیلے سے اللہ سے دعا مانگ کر اس کو چہرہ پر ملے اور محبت سے بوسہ دے دیگر اس نقشے کی برکت سے شفا ملتی ہے۔ (کتاب زاد السعید، ص ۴۵ تا ۵۴ مصنف: اشرف علی تھانوی)

لوگ کہتے ہیں کہ مولانا اس کو پرچمِ اسلام میں لگاتے ہو بلندی پر آویزاں کرتے ہو دراصل یہ اصلی نعلِ پاک نہیں۔ یہ نعلِ پاک کا نقشہ بنا ہوا ہے اور نقشے کو اس طرح کرنا منع نہیں کہ اصل اور عکس کا حکم بعینہ ایک نہیں بعض لوگ یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ یہ تم لوگوں نے نکالا پہلے نہ تھا؟ نعلِ پاک علمائے اُمت کے نزدیک صحیح ہے اور چودہ سو سال سے موجود ہے آپ تو ساٹھ سال سے ہیں لیکن نعلِ پاک کے نقش سے سینکڑوں سالوں سے بزرگانِ دین برکت حاصل کرتے رہے ہیں۔

چند باتیں جن کا تعلق اہلسنّت و جماعت سے نہیں

۱......مزارات پر اُلٹی سیدھی حرکتیں، ناچ گانا، چرس پینا، جگہ جگہ عاملوں اور جعلی پیروں کے بورڈ ہوتے ہیں اِن سب کاموں کو اہلسنّت و جماعت پر ڈال کر بدنام کرتے ہیں اِن سب کام سے اہلسنّت و جماعت سُنّی حنفی بریلوی مسلک کا کوئی تعلق نہیں۔

۲......عوام میں غلط رواج، تعزیہ بنانا، ناریل توڑنا، ڈھول بجانا، دس محرم کو ڈھول بجا کر گلیوں میں گھومنا اِن سب غلط رواج سے اہلسنّت و جماعت سُنی حنفی بریلوی مسلک کا کوئی تعلق نہیں۔

۳......کسی ایک سُنّی کی حرکت یا کسی مولوی کی حرکت کو پورے مسلکِ حق اہلسنّت و جماعت سنّی حنفی بریلوی پر ڈالنا سراسر بے وقوفی ہے۔

٤......غلط غلط منّتیں ماننا اور اُلٹے سیدھے کام کر کے اہلسنّت پر ڈالنا بالکل غلط ہے۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ اہلسنّت و جماعت سُنّی حنفی بریلوی مسلکِ حق صاف ستھرا اور پاکیزہ ہے۔

اہلسنّت سنی حنفی بریلوی مسلک پر شرک و بدعت کے فتوے لگانے والوں اپنے کاموں کا جواب دو۔

۱......تبلیغی جماعت بنانا کون سی حدیث میں ہے؟ اگر بنائی نہیں تو بانی یعنی بنانے والا لکھنا کون سی حدیث میں ہے؟

۲......روائیونڈ کا اجتماع دن مقرر کر کے کون سی حدیث میں ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو صرف حج کا اجتماع منعقد کیا تھا۔

۳......سپاہ صحابہ (دیوبندیوں) کا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جلوس نکالنا کون سی حدیث میں ہے؟

٤......دیوبندی مولوی عبدالمجید ندیم کا عظمتِ قرآن کانفرنس، صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کانفرس، عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کانفرنس کرنا کون سی حدیث میں ہے؟

۵......زبر، زیر، پیش والا قرآن پڑھنا کون سی حدیث میں ہے، یہ سب تو ابھی ہوا ہے۔

٦......دیوبندی مساجد میں بڑے بڑے مینار، بڑی بڑی محرابیں، لائیٹیں کون سی حدیث سے ثابت ہیں؟

۷......اہلحدیث فرقے کا ہر سال اہلحدیث کانفرنس منعقد کرنا کون سی حدیث سے ثابت ہے؟

۸......اہلحدیث فرقے کا قرآن کانفرنس منعقد کرنا کون سی کتاب سے ثابت ہے؟

۹......اہلحدیث فرقے کا ابن تیمیہ کو اپنا امام ماننا کہاں سے ثابت ہے تم کہتے ہو امام کی تقلید حرام ہے۔ مولویوں جب تم یہ دن مناتے ہو یہ سب کام کرتے ہو تو تمہیں حدیثیں یاد نہیں آتیں تمہاری بدعتیں کہاں جاتی ہیں تو سن لو جب یہ سب جائز ہے پھر اہلسنّت و جماعت کا بارہ ربیع الاوّل منانا بھی جائز ہے، ایصالِ ثواب بھی جائز ہے، کھڑے ہو کر دُرود و سلام پڑھنا بھی جائز ہے نماز کے بعد فاتحہ اور دعائے ثانی کرنا بھی جائز ہے۔

سوال نمبر۳۷...... کس امام کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے اور کس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے ؟

جواب...... اسلام نے امام کیلئے بہت بڑا مقام رکھا ہے اسلئے یہ مقام اُس شخص کو دیا جائے جو متقی پرہیزگار اور صحیح العقیدہ مسلمان ہو۔ فرض کریں آپ کے ماں باپ کو کوئی برا بھلا کہے، گالیاں دے ......کیا آپ ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھیں گے؟ ہرگز نہیں پڑھیں گے کیونکہ جو آپ کے ماں باپ کا دشمن ہے وہ آپ کا دشمن ہے اور اس سے کہیں زیادہ اس کا حکم ہے جو کوئی امام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں بکواس کرے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت، اُن کی نورانیت میں طعنہ زنی کرے، صحابہ کرام کو گالیاں دے ،اہل بیت کی شان میں بکواس کرے، اولیاء اللہ سے نفرت کرے، مزاراتِ اولیاء کو گالیاں دے، مسلمانوں پر شرک وبدعت کے فتوے لگائے ایسا امام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلمہ تو پڑھتا ہے ،نماز پڑھتا ہے، روزہ رکھتا ہے، زکوٰۃ دیتا ہے، حج کرتا ہے لیکن دل سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان کو نہیں مانتا ایسے آدمی کے پیچھے کیسے نماز جائز ہوسکتی ہے...... آیئے میں نہیں کہتا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔

الحدیث...... اصحابِ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے قوم کی امامت کرائی اور قبلہ رُخ تھوک دیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے جب فارغ ہوا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بعد یہ شخص جماعت نہ کرائے صحابۂ کرام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فیصلے سے متنبہ کردیا اُس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صورتِ حال عرض کی آپ نے فرمایا کہ تم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی ہے۔ (ابوداؤد شریف، ج ا ص ۷۶)

اس حدیث سے پتا چلا کہ صرف قبلہ رُخ تھوکنے پر امامت سے منع کردیا گیا تو جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وادب نہیں کرتے اُن کے پیچھے نماز کیسے ہوسکتی ہے۔

الحمدللہ اہلسنت وجماعت سنی حنفی بریلوی مسلک وہ مسلک ہے جو اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک مانتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا عشق اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھنے والی ہر شے کا بھی ادب کرتا ہے، صحابہ کرام علیہم الرضوان اہل بیت اطہار اور اولیاء اللہ علیہ الرحمت سے سچی محبت رکھتا ہے۔ باقی سارے کے سارے فرقے کہیں نہ کہیں مار کھاتے ہیں کوئی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں بکواس کرتا ہے کوئی صحابہ کرام کی شان میں بکواس کرتا ہے کوئی اہل بیت سے بُغض رکھتا ہے کوئی اولیاء اللہ سے بُغض رکھتا ہے۔

الحمدللہ سب باتیں جو اہلسنت حنفی بریلوی مسلک میں رائج ہیں ہم نے سب کو قرآن وحدیث اور فقہائے کرام کے اقوال سے ثابت کیں ہیں اب کوئی اِس حقیقت کو نہیں جھٹلا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے مسلمانوں کی جان ومال، بالخصوص عقیدے اور ایمان کی حفاظت فرمائے۔ آمین

فقط

والسلام

محمد شہزاد قادری ترابی

۲۵ شوال المکرّم ۔ 21 فروری 1999

سوال نمبر۳...... **بعض لوگ ہم اہلسنّت کے مزارات پر جانے کو ہندوؤں سے ملاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم بھی مزارات پر جاتے ہو اُن سے حاجتیں مانگتے ہو، تم بھی چڑھاوے چڑھاتے ہو، ہندو بھی اسی طرح کرتے ہیں ...... اس کا جواب دیں ؟**

جواب...... بڑی شرم کی بات ہے کہ مسلمانوں کے کام کو تم نے ایک کافر سے ملا دیا۔

ہندو بت کے پاس کیوں جاتا ہے ؟

ہندو بُت کو اپنا خدا مانتے ہیں اپنا پیدا کرنے والا مانتے ہیں اور پتھر کے صنم کو اپنی ساری تقدیر کا مالک سمجھتے ہیں۔

مسلمان مزارات پر کیوں جاتے ہیں ؟

مسلمان، اللہ تعالیٰ کو اپنا حقیقی مالک مانتے ہیں اور حضور علیہ السلام کو رسولِ برحق مانتے ہیں۔ مزارات پر اولیاء کو اللہ تعالیٰ کا ولی یعنی دوست سمجھ کر جاتے ہیں۔ وہاں جا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ عزوجل! ہم تو گنہگار ہیں اس نیک بندے کے وسیلے سے ہماری دعائیں قبول فرما، اللہ تعالیٰ نیک بندوں کے وسیلے سے جلد دعا کو قبول فرماتا ہے۔

ہندوؤں کا بُت پر چڑھاوے چڑھانا ؟

ہندوؤں نے بُت کے نام رکھے ہوئے ہیں وہ مندر میں جا کر اُس بت کا نام لیکر جانوروں اور دیگر چیزوں کی بلی چڑھاتے ہیں۔

مسلمانوں کا نذر و نیاز کرنا ؟

مسلمان، اللہ تعالیٰ کو اپنا خالق مانتے ہیں اور نذر و نیاز یہ تو اصل میں ایصالِ ثواب ہے۔ مسلمان جانور ذبح کرنے سے پہلے بسم اللہ، اللہ اکبر پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں پھر اس کا ثواب اولیاء اللہ کو ایصال کر دیا جاتا ہے۔ اس میں کیا شرک ہوا۔ ہم کوئی اولیاء اللہ کو (معاذ اللہ عزوجل) خدا سمجھ کر تھوڑی ان کیلئے جانور ذبح کرتے ہیں یہ تو سراسر اہلسنّت پر الزام ہے۔ اس کا جواب میری کتاب صراط الابرار حصّہ اوّل میں قرآن و حدیث سے دیا گیا ہے۔

سوال نمبر۴...... **ہم پر الزام لگاتے ہیں کہ ہندوؤں نے بھی بُتوں کے الگ الگ نام رکھے ہیں اور تم لوگوں نے بھی ولی بنا رکھے ہیں ؟**

جواب...... ارے نادان! ہندوؤں نے خود اُن کو اپنے ہاتھوں سے بنایا، تراشا پھر اس کے نام رکھے۔ مگر اولیاء اللہ کو تو میرے پروردگار جل جلالہٗ نے پیدا فرمایا ہے۔ غوث اعظم کو غوث ہم نے نہیں اللہ تعالیٰ نے بنایا۔ خواجہ معین الدین کو معین الدین ہم نے نہیں اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔ اسی طرح ہر ولی کو رُتبہ، عظمت، بلندی سب کی سب اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے اور یہی عقیدہ مسلک اہلسنّت و جماعت سنّی حنفی بریلوی کا ہے۔

دوسرا حصّہ

سوال نمبر ۱...... بعض لوگ ہم اہلسنّت و جماعت پر قبر پرستی کا الزام لگاتے ہیں...... اس کا جواب دیں ؟

جواب...... یہ الزام اہلسنّت پر کہ وہ قبروں کی پرستش اور پوجا کرتے ہیں ۔ انبیاء اور اولیاء کے مزاروں پر سجدہ کرتے ہیں ان کے مزاروں کا طواف کرتے ہیں یہ سراسر اہلسنّت پر جھوٹا الزام ہے۔ یہ الزام لگا کر یہ لوگ عوام کو دھوکہ دیتے ہیں۔

اگر بالفرض کوئی بے وقوف ایسا کرتا بھی ہے تو اس کو روکا جائے منع کیا جائے اور اگر نہ مانے تو سزا دی جائے۔ جاہلوں کی اس حرکت کا مسلک اہلسنّت سے کوئی تعلق نہیں۔

اب امام احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا مزاروں پر سجدے کے متعلق فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:۔

الزبدة الزکیه فی التحریم السجود التحیه میں متعدد آیات اور چالیس احادیث سے غیر خدا کو سجدہ عبادت کفر مبین اور سجدۂ تعظیم حرام و گناہ لکھا ہے۔ (الزبدۃ الزکیہ ص ۸ از کتاب تحقیقی تعاقب)

مزارِ انور کو سجدہ کرنا قطعی حرام ہے۔ عوام جاہلوں کے فعل سے دھوکہ نہ کھائیں۔

سوال نمبر ۲...... بعض لوگ کہتے ہیں کہ مزارات کو گرا دیا جائے تاکہ مزارات ہی نہ ہوں تو سجدہ وغیرہ کیسے ہوگا؟

جواب...... یہ تو لوگوں نے ایسی بات کی جیسے مارو گھٹنا پھوٹے آنکھ۔

عقلی دلیل...... اگر آپکے گھر کے قریب مسجد کے باہر لوگ شراب بیچتے ہوں گے تو کیا آپ مسجد کو گرائیں گے؟ آپ کہیں گے نہیں مسجد تو رہے گی ان شراب فروشوں کو بھگاؤ۔

عقلی دلیل...... اگر کوئی قتل کرے تو کیا آپ چاقو یا بندوق توڑ دیں گے؟ قاتل کو چھوڑ دیں گے نہیں بلکہ آپ قاتل کو پکڑیں گے۔ مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی جاہل شخص مزاروں کو سجدہ کرے، قبروں کا طواف کرے تو سزا ان کو ہونی چاہیئے نہ کہ مقدس مزاروں کو اکھیڑ کر رکھ دیا جائے۔

دلیل...... جن قبروں کو گرا دینے کا حکم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا گیا وہ کُفار کی قبریں تھیں نہ کہ مسلمانوں کی۔

کیونکہ ہر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دفن میں حضور علیہ السلام شرکت فرماتے تھے۔ نیز صحابہ کرام علیہم الرضوان کوئی کام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشورہ کے بغیر نہ کرتے تھے لہٰذا اس وقت جس قدر مسلمانوں کی قبریں بنیں وہ یا تو حضور علیہ السلام کی موجودگی میں یا آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے تو وہ کون سے مسلمانوں کی قبریں تھیں جو کہ ناجائز بن گئیں اور ان کو مٹانا پڑا۔ ہاں عیسائیوں کی قبریں اونچی ہوتی تھیں۔

دلیل...... بخاری شریف جلد ا صفحہ ۶۱ مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعمیر کے بیان میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مشرکین کی قبروں کا حکم دیا پس اُکھیڑ دی گئیں۔

سوال نمبر۵......**مزارات پر ناچ گانے ، چرس، بے پردہ عورتوں کا آنا، اُلٹی سیدھی حرکتیں ہوتی ہیں یہ سب کیا ہے ؟**

جواب......مزارات پر ناچ گانا، چرس، اُلٹی سیدھی حرکتیں یہ سب اوقاف والوں کی شرارت ہے۔ اوقاف میں جتنے لوگ بیٹھے ہیں ان میں سے اکثر وہابی، دیوبندی ہیں جوکہ مزارات کے سخت دشمن ہیں۔ مزارات پر جمع ہونے والا کروڑوں روپے کا چندہ یہ اپنی جیب میں ڈالتے ہیں اور مزارات پر اُلٹے سیدھے دھندے بھی کرواتے ہیں۔

علماء اہلسنّت ان چیزوں کی ہرگز اجازت نہیں دیتے اس کا ثبوت یہ ہے کہ جو مزارات علماء اہلسنّت کی سرپرستی میں ہیں ان پر یہ حرکتیں نہیں ہوتیں۔

مثال میمن مسجد مصلح الدین گارڈن میں جو مزار ہے علامہ شاہ تراب الحق قادری صاحب کی سرپرستی میں ہے وہاں کوئی ناچ گانا، چرس اور بے پردہ عورتوں کا ہجوم نہیں ملے گا، وہاں سخت پابندی ہے۔

گلزار حبیب مسجد سولجر بازار میں علامہ اوکاڑوی صاحب کا مزار ہے جو علامہ کوکب نورانی صاحب کی سرپرستی میں ہے وہاں اُلٹی سیدھی حرکتیں، چرس، ناچ گانا نہیں ہوتا۔

دارالعلوم امجدیہ میں دو مزارات ہیں۔ دارالعلوم نعیمیہ میں بھی مزارات ہیں جو علماء اہلسنّت کی سرپرستی میں ہیں وہاں آج تک کوئی ایسی حرکت نہیں ہوئی۔ اگر اوقاف میں بھی اہلسنّت و جماعت سنّی حنفی بریلوی مسلک کا کوئی نمائندہ آجائے تو اِن شاءَ اللہ ہر جگہ ان چیزوں کا خاتمہ ہوجائے گا...... (اِن شاءَاللہ عزوجل)

سوال نمبر۶......**بعض لوگ ہم اہلسنّت پر الزام لگاتے ہیں کہ تم لوگوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حد سے بڑھا دیا ہے یعنی (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ سے بھی بڑھا دیا ہے ؟**

جواب......مسلک اہلسنّت پر یہ الزام بالکل بے بنیاد ہے ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کا محبوب مانتے ہیں۔

ایک سوال میں اُن لوگوں سے کروں گا جو لوگ ہم پر الزام لگاتے ہیں کہ تم لوگوں نے حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے بھی بڑھا دیا ہے۔

ہمارا سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حد بتادو ہم اس حد سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں بڑھائیں گے۔

الزام لگانے سے پہلے سوچ لیا ہوتا کہ تم لوگ اہلسنّت پر الزام لگا رہے ہو دراصل تم لوگ اللہ تعالیٰ کی حد متعین کر رہے ہو۔

ظالمو! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام کو آج تک کون سمجھ سکا ہے اور نہ کوئی سمجھ سکے گا کیونکہ میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود ارشاد فرماتے ہیں کہ...... میری حقیقت کو سوائے میرے ربّ عزوجل کے کوئی نہیں جانتا۔

حضور علیہ السلام کا جو مقام صحابہ کرام، اہل بیت اور اولیاء اللہ نے بیان فرمایا ہے یہ سب اِن کے مطالعے کی ان کی عقل کی حد ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقام تو اس سے بھی بلند و بالا ہے۔

آخری بات یہ ہے کہ ہم اہلسنّت، حضور علیہ السلام کی شان بیان کر کے یہ ثابت کرتے ہیں کہ جس خدا عزوجل کے بنائے ہوئے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس قدر شان ہے تو خود اس ذاتِ باری تعالیٰ جل جلالہٗ کی شان کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔

سوال نمبر۷...... **بعض لوگ کہتے ہیں کہ عبد المصطفیٰ، عبد الرسول ، عبد العلی وغیرہ نام رکھنا ناجائز ہیں اس کا جواب دیں ؟**

جواب...... یہ نام بالکل جائز ہیں۔

القرآن...... وانکحوا الایامی منکم والصلحین من عبادکم وامائکم

ترجمہ : اور نکاح کرواںہوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا۔

القرآن...... قل یا عبادی الذین اسرفو علی انفسم لا تقنطوا من رحمۃ اللّٰہ

ترجمہ : اے محبوب فرمادو کہ میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں۔

اس یا عبادی میں دو احتمال ہیں۔ایک یہ کہ ربّ عزّ وجل فرماتا ہے کہ اے میرے بندو! دوسرے یہ کہ حضور علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ آپ علیہ السلام فرمادو اے میرے بندو! اس دوسری صورت عبادِ رسول ہیں یعنی عبد سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غلام اور اُمتی ۔اسی صورت کو بزرگانِ دین نے بھی اختیار کیا۔

سوال نمبر۸...... **کیا صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے اس لقب کو اپنایا ؟**

جواب...... کتاب ازالۃ الخلفاء میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب بحوالہ الریاض النصرۃ وغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برسرِ منبر خطبہ میں فرمایا، میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھا، پس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ اور خادم تھا۔

دلیل...... مثنوی شریف میں یہ واقعہ نقل فرمایا جبکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خرید کر حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں لائے تو عرض کیا،ہم دونوں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ کے بندے ہیں میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آزاد کرتا ہوں۔

ان سب دلائل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ عبدالنبی، عبدالرسول، عبدالمصطفیٰ نام رکھنے سے مراد حضور علیہ السلام کا غلام ہے یہ بالکل جائز ہے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا بھی یہی طریقہ ہے۔

سوال نمبر ۱۲...... **حدیث مبارکہ جس کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت عائشہ صدّیقہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا **فرماتی ہیں کہ میں نے معراج کی رات حضور** علیہ السلام **کے جسم کو گم نہ پایا ......**

اس کا جواب کیا ہے ؟

جواب...... حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام کو ایک نہیں کئی معراجیں ہوئیں جن میں سے ایک معراج روح اور جسم کے ساتھ ہوئی۔ باقی ساری معراجیں صِرف روحانی تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث میں جس معراج کا ذکر ہے وہ معراجِ روحانی ہے۔

سوال نمبر ۱۳...... **بعض لوگ انبیاء کرام** علیہم السلام **کو خطاکار گنہگار ٹھہراتے ہیں** (معاذاللہ) ......

اس کا جواب دیں ؟

جواب...... انبیاءِ کرام علیہ السلام معصوم ہیں ان کو گنہگار ٹھہرانے والا گمراہ ہے۔

القرآن...... ان عبادی لیس لك علیهم سلطن (پ۱۵۔ سورہ بنی اسرائیل: ۲۵)

ترجمہ: اے ابلیس میرے خاص بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں۔

القرآن...... ولا غوینهم اجمعین الا عبادك منهم المخلصین

ترجمہ: کہ اے مولیٰ جل جلالہ ان سب کو گمراہ کروں گا سوا تیرے خاص بندوں کے۔

معلوم ہوا کہ انبیائے کرام علیہم السلام تک شیطان کی پہنچ نہیں اور انہیں نہ تو گمراہ کر سکے اور نہ بے راہ چلا سکے پھر اُن سے گناہ کیونکر سرزد ہوں تعجب ہے کہ شیطان تو انبیاءِ کرام کو معصوم مان کر ان کے بہکانے سے اپنی معذوری ظاہر کر کے مگر اس زمانے کے نام نہاد مسلمان انبیاءِ کرام علیہم السلام کو مجرم کہتے ہیں۔ یقیناً یہ مردود شیطان سے بھی بدتر ہیں۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا تھا، میں اس کا ارادہ بھی نہیں کرتا کہ جس چیز سے تمہیں منع کروں خود کرنے لگوں۔

حدیث...... حضور علیہ السلام نے فرمایا...... کہ ہر شخص کے ساتھ ایک شیطان رہتا ہے جسے قرین کہا جاتا ہے مگر میرا قرین مسلمان ہوگیا لہٰذا اب وہ مجھے نیک مشورہ ہی دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ: باب الوسوسہ۔ از کتاب: جاءالحق)

حدیث...... مشکوٰۃ باب الوسوسہ میں ہے کہ ہر بچہ کو بوقت ولادت شیطان مارتا ہے مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیدائش میں چھو بھی نہ سکا معلوم ہوا کہ یہ دو پیغمبر شیطانی وسوسہ سے بھی محفوظ ہیں۔ (از کتاب: جاءالحق)

سوال نمبر۱۶...... **بعض لوگ کہتے ہیں کہ تم لوگ دن مقرر کرتے ہو یہ ناجائز ہے ...... اس کا جواب دیں؟**

جواب...... اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی یاد منانے میں دن، تاریخ مقرر کرنا مسنون ہے۔ اس کو شرک کہنا انتہائی درجہ کی جہالت و بے دینی ہے۔

القرآن...... و ذکرھم بایم اللّٰہ (پ۱۳۔سورہ ابراہیم:۵) ترجمہ: اور اُنھیں اللہ کے دن یاد دِلاؤ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ دن یاد دلاؤ جن میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نعمتیں اتاریں جیسے غرقِ فرعون، من سلویٰ کا نزول وغیرہ۔ معلوم ہوا کہ جن دنوں میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو نعمت دے ان کی یادگار منانے کا حکم ہے۔

دلیل...... دس محرم الحرام کو روزہ رکھنا حدیثِ مبارکہ سے ثابت ہے اسلئے کہ اس دن کو اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے نسبت ہے۔

دلیل...... جمعہ کا دن اس لئے افضل ہے کہ اس دن گذشتہ انبیاء کرام علیہم السلام پر انعام ہوئے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش انہیں سجدہ کرنا، حضرت آدم علیہ السلام کا دُنیا میں آنا، حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی پار لگنا، حضرت یونس علیہ السلام کا مچھلی کے پیٹ سے باہر آنا...... لہٰذا جمعہ عام دِنوں کا سردار ہو گیا۔

ایک سوال ہمارا اُن لوگوں سے کہ اگر دن مقرر کرنا شرک ہے تو مدرسۂ دیوبند کی تاریخ امتحان مقرر، مدرسہ دیوبند میں چھٹیاں مقرر، دستار بندی کرنے کیلئے دن مقرر، دورۂ حدیث مقرر، دیوبندی مولویوں کی تنخواہ کے دن مقرر، تبلیغی جماعت کے اجتماع کیلئے دن، گھنٹہ اور تاریخ مقرر کرتے ہو تو تمہارا شرک کدھر جاتا ہے۔

نادانو! بزرگانِ دین کے ایام منانے کو شرک کہنے کے شوق میں اپنے گھر کو آگ نہ لگاؤ۔ یہ تاریخیں محض عادت کے طور پر مقرر کی جاتی ہیں تاکہ لوگ مقررہ وقت دن اور تاریخ میں فلاں جگہ جمع ہو جائیں اس کے علاوہ دن مقرر کرنے کا کوئی مطلب نہیں۔

سوال نمبر۹......شب معراج حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام **کا اپنے ربّ** عزّوجلّ **کو دیکھنا کون سی حدیث سے ثابت ہے ؟**

جواب......ہم اہلسنّت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے شب معراج اللہ تعالیٰ کا دیدار اپنی سر کی آنکھوں سے فرمایا۔

حدیث......حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ربّ عزّوجل کو دیکھا۔ (بحوالہ مسند امام احمد از کتاب: دیدار الٰہی)

اس حدیث کے بارے میں امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ، خصائص کبریٰ اور علامہ عبدالرؤف شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث......ابن عساکر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو دولتِ کلام بخشی اور مجھے اپنا دیدار عطا فرمایا مجھ کو شفاعت کبریٰ وحوضِ کوثر سے فضیلت بخشی۔ (بحوالہ ابن عساکر از کتاب: دیدار الٰہی)

سوال نمبر۱۰......بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ثابت کیجئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام **نے اللہ تعالیٰ کو اپنی سر کی آنکھوں سے دیکھا ؟**

جواب......اس کا جواب حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیتے ہیں:۔

حدیث......طبرانی معجم اوسط میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے، بے شک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو مرتبہ اپنے ربّ جل جلالہٗ کو دیکھا......ایک بار اس آنکھ سے اور ایک مرتبہ دل کی آنکھ سے۔

سوال نمبر۱۱......کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام **نے سفر معراج روح اور جسم کیساتھ فرمایا ؟**

جواب......حضور علیہ السلام نے سفرِ معراج روح اور جسم کے ساتھ فرمایا......

القرآن......سبحن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد القصا (پ۱۵، بنی اسرائیل:۱)

ترجمہ : پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف۔

اس آیت میں لفظ آیا ہے **بعبدہٖ** اس سے مراد بندہ ہے۔ کیونکہ بندہ روح اور جسم کے ایک ساتھ ہونے سے بنتا ہے ورنہ اگر صرف روح ہوتی تو آیت میں **بروحِہٖ** آتا۔

سوال نمبر ۱۴...... آج کل لوگ بکواس کرتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام سے گناہ ہوسکتا ہے تو ہم کیسے بچ سکتے ہیں؟

جواب...... یہ کہنا سخت گناہ ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دانہ گندم کھایا۔ علماء فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام سے بھول ہوئی اس کو گناہ یا سیاہ کاری نہیں کہہ سکتے۔ حضرت آدم علیہ السلام کا بھول سے گندم کھالینا اللہ تعالیٰ کی مصلحت ہے۔ دانہ گندم کھانے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر بھیج دیا گیا۔ دراصل بحکمِ قرآن حضرت آدم علیہ السلام کو زمین کیلئے ہی پیدا فرمایا گیا تھا۔

سوال نمبر ۱۵...... حضور علیہ السلام کا ایک لقب اُمّی بھی ہے بعض لوگ اس کا مطلب اَن پڑھ لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (معاذ اللہ) حضور علیہ السلام اَن پڑھ تھے ...... اس کا جواب دیں؟

جواب...... حضور علیہ السلام کی شان میں اس طرح کے الفاظ کہنا بے ادبی ہے۔ حضور تو ساری دنیا کو علم سکھانے اور پڑھانے کیلئے تشریف لائے ہیں۔

القرآن...... الرحمٰن ہ علم القرآن ہ خلق الانسان ہ علمه البیان ہ (پارہ ۲۷۔ سورہ رحمٰن: ۱ تا ۴)

ترجمہ: رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا ما کان وما یکون کا بیان انہیں سکھایا۔

القرآن...... وانزل اللہ ہ علیك الکتب والحکمة و علمك مالم تکن تعلم ہ (پارہ ۵۔ سورہ النساء: ۱۱۳)

ترجمہ: اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اُتاری اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔

یہ دونوں آیتیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ حضور علیہ السلام کو وہ سب علم سکھا دیے گئے جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ جانتے تھے یعنی کہ وہ علم جو قرآن میں موجود ہے سب کا سب پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سکھا دیا گیا۔ اب کون سا علم لکھنے پڑھنے کا ہوسکتا جس کو حضور علیہ السلام نہ جانتے ہوں۔

حدیث...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایام علالت میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اپنے والد اور بھائی کو بلالو میں چاہتا ہوں کہ انہیں کچھ لکھ کر دے دوں۔ مجھے ڈر ہے کہ میرے بعد کوئی خلافت کا دعویدار نہ کھڑا ہو جائے پھر فرمایا خیر رہنے دو۔ اللہ نے ہمیں ابوبکر کو خلیفہ بنانے کا حق دیا ہے اور سوائے ابوبکر کے اہل ایمان کسی کو خلیفہ تسلیم نہیں کریں گے۔ (مسلم شریف از کتاب: تاریخ الخلفاء، ص ۹۵، ۹۶)

مندرجہ بالا حدیث میں حضور علیہ السلام کا فرمانا کہ میں کچھ لکھ دوں، ایک وصیّت لکھ دوں، ان الفاظ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام لکھنا جانتے تھے جبھی تو انہوں نے وصیت لکھنے کو فرمایا۔

دلیل...... حضور علیہ السلام نے بادشاہوں کو خطوط لکھ کر اسلام کی دعوت دی۔

دلیل...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پڑھ کر، ان پر مہارت رکھ کر کوئی محدث کوئی مفسر کوئی پروفیسر کوئی عالم کوئی دانشور بن جاتا ہے تو اس حضور علیہ السلام کے علم مبارک کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔

القرآن...... سنقرئك فلا تنسیٰ (پارہ ۳۰۔ سورہ الاعلیٰ) ترجمہ: ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے۔

جب حضور علیہ السلام کو پڑھانے والا خدا عالم الغیب عزّ وجل وجل شانہٗ ہے تو پھر ان سے دنیا کا کون سا علم پوشیدہ رہ سکتا ہے کہ قیامت تک آنے والی زبانوں کا علم، بولنا، لکھنا سب کا سب حضور علیہ السلام کو عطا فرما دیا ہے۔

سوال نمبر۱۷...... **کیا بزرگانِ دین کے تبرکات سے فائدہ حاصل ہوتا ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان چیزوں سے کچھ نہیں ہوتا؟**

جواب...... بزرگوں کے تبرکات سے فوائد و برکات حاصل ہوتے ہیں۔

القرآن...... قال لهم نبيهم ان اية ملكه ان ياتيكم التابوت فيه سكينة من ربكم و بقية مما نزل ال موسىٰ و ال هٰرٰن تحمله الملئكة

ترجمہ : بنی اسرائیل سے ان کے نبی نے فرمایا کہ طالوت کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس ایک تابوت آئے گا جس میں تمہارے ربّ کی طرف سے دِلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکہ کی اُٹھائے ہوں گے اس کو فرشتے۔

اس آیت کی تفسیر میں تفسیر خازن، تفسیر روح البیان، تفسیر مدارک اور جلالین وغیرہ میں لکھا ہے کہ تابوت ایک شمشاد کی لکڑی کا صندوق تھا جس میں انبیاء کی تصاویر (یہ تصاویر کسی انسان نے نہ بنائی تھیں بلکہ قدرتی تھیں) ان کے مکانات شریفہ کے نقشے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور ان کے کپڑے اور آپ کے نعلین شریف اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عصا اور ان کا عمامہ وغیرہ تھا۔ بنی اسرائیل جب دشمن سے جنگ کرتے تو برکت کیلئے اس کو سامنے رکھتے تھے۔ جب خدا سے دعا کرتے تو اس کو سامنے رکھ کر دعا کرتے تھے۔

پس ثابت ہوا کہ بزرگانِ دین کے تبرکات سے فیض لینا ان کی عظمت کرنا جائز ہے۔

دلیل...... سارے پانی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں مگر آبِ زمزم کی تعظیم اس لئے ہے کہ یہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے قدم شریف سے پیدا ہوا۔ اس لئے متبرک ہے۔

دلیل...... سب پتھر برابر ہیں مگر جس پتھر کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے نسبت ہوئی تو اس کی عزت بڑھ گئی کہ اللہ فرماتا ہے کہ اے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقامِ ابراہیم کو مصلیٰ بنالو۔

دلیل...... حضرت ایوب علیہ السلام سے فرمایا گیا:۔

ارکض برجلك هذا مغتسل بارد و شراب ترجمہ: حضرت ایوب علیہ السلام کے پاؤں سے جو پانی پیدا ہوا وہ شفا بنا۔

معلوم ہوا کہ نبی علیہ السلام کے پاؤں کا دھوون عظمت والا اور اس میں شفاء ہے۔

حدیث...... مشکوٰۃ شریف کتاب اللباس وغیرہ میں ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حضور علیہ السلام کا جُبہ (اچکن) شریف تھا۔ مدینہ طیبہ میں جب کوئی بیمار ہوتا تو آپ وہ دھوکر اس کو پلاتی تھیں۔ (مشکوٰۃ از کتاب: جاء الحق)

باب من اعد الکفن میں ہے کہ ایک دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تہبند شریف پہنے ہوئے باہر تشریف لائے کسی نے وہ تہبند حضور علیہ السلام سے مانگ لیا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس سے کہا کہ حضور علیہ السلام کو اس وقت تہبند کی ضرورت تھی اور سائل کو منع کرنا عادت کریمہ نہیں تم نے کیوں مانگا انہوں نے کہا اللہ کی قسم میں نے پہننے کیلئے نہیں لیا ہے میں نے تو اس لئے مانگا ہے کہ یہ میرا کفن ہو سہل فرماتے ہیں کہ یہی اس کا کفن ہوا۔ (بخاری از کتاب: جاء الحق)

الغرض کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے نسبت ہو جائے اس سے فوائد و برکات حاصل ہوتے ہیں۔

سوال نمبر ۱۸..... بعض لوگ مقدس راتوں کا مذاق اُڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بڑی راتیں کیا ہوتی ہیں سب راتیں برابر ہیں؟

جواب..... جس دن اور رات کو اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے نسبت ہو جائے وہ رات برکت والی اور دن مقدس ہو جاتا ہے۔

القرآن..... ترجمہ: بے شک ہم نے اس کو شب قدر میں اتارا اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر اس میں فرشتے اور جبرئیل اُترتے ہیں اپنے ربّ کے حکم سے ہر کام کیلئے۔ (پ ۳۰۔ سورہ قدر: ۱ تا ۴)

شب قدر اسلئے ہزار مہینوں سے بہتر ہے کہ اس میں قرآن اترا۔ اب ہم اندازہ لگائیں کہ جس رات صاحب قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے وہ رات کس قدر بلند رُتبہ ہوگی۔

شب معراج کو اس لئے بابرکت کہا جاتا ہے کیونکہ اس شب کو رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا۔

اللہ تعالیٰ یہ راتیں ہمیں اس لئے عطا فرماتا ہے کہ میرے بندے توبہ کر کے نیک نیک عمل کرنے کا عہد کریں۔ اسی لئے ان راتوں کو (بڑی راتوں) سے یاد کیا جاتا ہے کہ مقدس راتیں ہیں ان راتوں کو اللہ تعالیٰ کے محبوبوں سے نسبت ہے۔

۱......امام ابوحفص عمر بن احمد بن شاہین بغدادی ...... (المتوفی ۳۵۸ھ)

۲......شیخ احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی خطیب علی البغدادی ...... (المتوفی ۴۶۳ھ)

۳......حافظ الشان محدث امام ابوالقاسم علی بن حسن عساکر ...... (المتوفی ۵۷۱ھ)

٤......امام اجل ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن احمد سہیلی ...... (المتوفی ۵۸۱ھ)

۵......علامہ صالح الدین صفوی ...... (المتوفی ۷۶۴ھ)

٦......امام علامہ شرف الدین مناوی ...... (المتوفی ۷۵۷ھ)

۷......امام فخر الدین رازی ...... (المتوفی ۶۰۶ھ)

۸......امام جلال الدین سیوطی شافعی ...... (المتوفی ۹۱۱ھ)

۹......امام عبدالوہاب شعرانی ...... (المتوفی ۱۱۲۲ھ)

۱۰......شیخ الاسلام علماء ہند شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی ...... (المتوفی ۱۰۵۲ھ)

ان سب علماء اُمت کا ایمان رہا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کریمین مومن، موحد اور جنتی ہیں۔

دلیل......اللہ نے حضور علیہ السلام سے فرمایا کہ اے میرے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! آپ ان کفار و منافقین کی قبر پر کھڑے بھی نہ ہوں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر گئے اس سے ثابت ہوا کہ والدینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کافر و منافق نہ تھے۔

دلیل......قرآن مجید میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی ربنا وابعث فیھم رسولا خدایا اسی امت مسلمہ میں آخری رسول بھیج۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، و تقلبك فی السجدین ہم تمہارا نور پاک سجدہ کرنے والوں میں گردش کرتا دیکھ رہے ہیں۔

معلوم ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے کہ اُمت مسلمہ میں آخری رسول بھیج۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کے والدین کریمین مسلمان تھے۔

دوسری دلیل سے یہ ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام کا نورِ پاک سجدہ کرنے والے نیک ایمان والوں سے منتقل ہو کر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطنِ مبارک اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی میں چمکا۔

حضور علیہ السلام کے والدین کریمین سچے، مومن، موحد اور جنتی ہیں اگر کوئی ان کو کافر و مشرک کہتا ہے تو وہ اپنے کافر ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔

سوال نمبر ۱۹...... **بعض لوگ والدین مصطفیٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **، حضرت آمنہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا **اور حضرت عبداللہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **کو** (معاذ اللہ) **کافر اور مشرک کہتے ہیں ان کا مسلمان ہونا ثابت کیجئے ؟**

جواب...... حضور علیہ السلام کے والدین کریمین مسلمان تھے اس بات کو پوری اُمت کے علماء کرام مانتے ہیں۔

حدیث...... حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۳۲ھ) فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام خود منبر انور پر جلوہ گر ہوکر فرماتے ہیں...... میں محمد (ﷺ) بن عبداللہ ہوں (شیبۃ الحمد) عبدالمطلب کا بیٹا۔اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان کے بہترین میں کیا پھر (انسانوں) کے دو گروہ بنائے (عرب وعجم) تو مجھے ان کے بہتر گروہ (عرب) میں کیا پھر اس گروہ کے چند قبائل بنائے تو مجھے ان کے بہترین خاندان (بنی ہاشم) میں کیا پس میں بہترین ہوں ذاتی اور خاندانی طور پر ان سب سے۔ (ترمذی، مشکوٰۃ ص ۵۱۳، رسائل تسع ص ۳۳، سبل الہدیٰ والرشاد ص ۲۳۰/۱، دلائل النبوۃ بیہقی ص ۱۷۰/۱، سیرۃ حلبیہ ص ۴۶/۱، الانساب ص ۲۵/۱: مطبوعہ دارالفکر بیروت، نشر الطیب از تھانوی ص ۱۴)

حدیث...... مسلم، ترمذی، مشکوٰۃ میں ہے: حضرت واثلہ بن الاسقع (المتوفی ۸۵ھ) فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام سے سنا فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو برگزیدہ (منتخب) فرمایا اور کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم اور اس میں سے مجھ کو برگزیدہ فرمایا۔ (نشر الطیب ص ۱۵، الدر المنظم ص ۱۳: ذکائر العقبیٰ ص ۱۰: سیر اعلام النبلاء ص ۱۸/۱: دلائل النبوۃ بیہقی ص ۱۶۵/۱: معجم الشیوخ ذہبی ص ۲۲۲: حرف العین، سیرۃ حلبیہ ص ۴۳/۱: الانساب ص ۲۶/۱)

معلوم ہوا ان دونوں حدیثوں سے حضور علیہ السلام کے والدین کریمین توحید پر تھے اسی لئے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُنہیں برگزیدہ فرمایا اگر یہ ایمان والے نہ ہوتے تو حضور علیہ السلام یہ ہرگز نہ فرماتے۔

دلیل...... طبرانی اور خصائص کبریٰ میں ہے کہ حضرت سلمیٰ نے حضور علیہ السلام کے غسل کا پانی پی لیا، حضور علیہ السلام نے فرمایا تجھ پر آتش دوزخ حرام ہوگئی۔

دلیل...... حضرت یونس علیہ السلام جس مچھلی کے پیٹ میں رہے اس کے بارے میں علماء فرماتے ہیں کہ وہ مچھلی جنت میں جائے گی۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جس ماں کے بطن میں نبیوں کے سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رہے ہوں وہ نہ جائے۔

دلیل...... امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ کسی نبی کی والدہ کافرہ مشرکہ نہیں ہوئی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ کیسے ہوسکتی ہے؟ اگر ایسا ہو تو یہ آپ کی عظمت وشان کے خلاف ہے نیز حضرت موسیٰ وعیسیٰ علیہم السلام کی مائیں تو جنت میں رہیں اور حضور علیہ السلام کی والدہ ماجدہ جنت میں نہ ہوں کیا اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہوگا؟ یقیناً نہیں۔ (الحاوی للفتاویٰ، رسائل تسع ص ۱۵۷، ۱۵۸)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ نے اسے اپنے رسالہ شمول الاسلام میں نقل فرمایا ہے۔ پیر جسٹس محمد کرم شاہ ازہری نے اپنی کتاب ضیاء النبی میں نقل فرمایا ہے۔ نیز اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے اپنے رسالے میں ان اکابر علمائے اسلام میں سے چند ہستیوں کے نام تحریر فرمائے ہیں جنہوں نے حضور علیہ السلام کے والدین کریمین کے مومن وموحد اور جنتی ہونے پر تحریریں یادگار بنائی ہیں۔ ان ہستیوں کے نام ملاحظہ ہوں۔

سوال نمبر۲۰...... بعض لوگ نہایت نا مناسب انداز میں کہتے اور لکھتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اللّٰہ کے ہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے وہاں کیلئے اپنی بیٹی سے بھی فرمایا کہ میں وہاں تمہارے کام نہیں آؤں گا یا تمہارا میری بیٹی ہونا تمہیں نفع نہیں دے گا؟

جواب...... احادیث کے مطابق یہ بھی ثابت ہے کہ حافظِ قرآن، حاجی، مجاہد، عالم دین قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔ معصوم بچے شفاعت کریں گے اسکے باوجود حضور علیہ السلام کے بارے میں یہ کہا جائے کہ (معاذ اللہ) ان کی نسبت نفع نہیں دے گی یہ کتنی احمقانہ بات ہے۔

دلیل...... امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے اپنے رسائل تسع صفحہ نمبر ۲۶ میں اور سبل الہدیٰ والرشاد صفحہ نمبر 11/3 میں امام صالحی علیہ الرحمہ نے اس اعتراض کا جواب حدیث سے پیش کیا ہے کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں...... کیا حال ہے ان لوگوں کا جو یہ گمان کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہیں دے گی، میں ضرور شفاعت کروں گا اور میری شفاعت قبول ہوگی۔

حدیث...... طبرانی کبیر اور دار قطنی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما (المتوفی ۷۴ھ) سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں سب سے پہلے اپنے اہل بیت کی شفاعت (سفارش) کروں گا پھر درجہ بدرجہ جو زیادہ نزدیک ہیں قریش تک پھر انصار پھر وہ اہلِ یمن جو مجھ پر ایمان لائے اور میری پیروی کی پھر باقی عرب پھر اہل عجم اور میں جس کی شفاعت پہلے کروں وہ افضل ہے یعنی اہلِ بیت رسول سب سے زیادہ درجہ رکھتے ہیں۔ (ذخائر العقبیٰ ص۲۰، سبل الہدیٰ والرشاد ص ۱۱/۱۱۔ از کتاب: والدین رسول، ص ۱۶۵)

دیوبندی مصنف اپنی کتاب فضائل صدقات حصہ سوئم صفحہ ۳۱۱ میں مولوی زکریا کاندھلوی نے یہ حدیث نقل کی ہے۔

حدیث...... ابن ماجہ میں ہے کہ اولیاء اللہ سے دوزخی قیامت میں ملیں گے تو انہیں یاد کروائیں گے کہ دنیا میں انہوں نے اس (ولی اللہ) کو پانی پلایا تھا، وضو کا پانی دیا تھا، اتنے پر ہی وہ ولی اسکی شفاعت (سفارش) کریگا اور اسطرح اسے بخشش دلائے گا۔

پہلی حدیث کی حکمت

حضور علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ میں کچھ نفع نہیں دے سکتا سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کے بغیر میں کچھ نفع نہیں دے سکتا بلکہ میں جو کچھ بھی کرتا ہوں اللہ کی عطا سے کرتا ہوں...... اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ کہنا کہ تمہارا عمل تمہارے ساتھ ہے سے مراد آنے والے مسلمانوں کو یہ سمجھانا تھا کہ تم لوگ کبھی عمل سے غافل نہ ہونا اور یہ نہ سمجھنا کہ تم بڑے لوگوں کی اولاد ہو تو تم بچ جاؤ گے نہیں بلکہ تمہارا عمل تمہارے ساتھ ہے۔

سوال نمبر ۲۱……بعض لوگ یزید کو بے قصور کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یزید اچھا شخص تھا؟

جواب……اس بات کو پوری دُنیا جانتی ہے کہ یزید، امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاتل ہے۔ یہی نہیں بلکہ یزید نے حضور علیہ السلام کے طریقے کو بھی بدلا۔

حدیث……حضرت عبیدہ بن جراح فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میری اُمت کا معاملہ عدل وانصاف پر قائم رہے گا یہاں تک کہ رخنہ اندازی کرنے والا شخص بنی اُمیہ سے ہوگا اور نام اُس کا یزید ہوگا۔ (مجمع الزوائد ج ۵ ص ۲۴۱ سطر ۲۲۔ لسان المیزان ج ۶ ص ۲۹۴ سطر ۱۱۔ تاریخ الخلفاء ص ۱۴۲ سطر ۱)

حدیث…… محدث رویانی نے اپنی مسند میں ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میرے طریقہ کو بدلنے والا سب سے پہلا شخص بنی اُمیہ میں سے ہے اور نام اُس کا یزید ہے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۴۲ سطر ۳۔ صواعق محرقہ لابن حجر مکی ص ۲۱۹ سطر ۹)

اس سے معلوم ہوا کہ یزید، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقے کو بدلنے والا شخص ہے۔

یزید کی حکمرانی سے پناہ مانگو

حدیث…… حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ سن ساٹھ (ہجری) سے اللہ کی پناہ مانگو اور بچوں کی حکمرانی سے۔

حافظ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں دعا فرماتے تھے، اے اللہ عزوجل میں تجھ سے سن ساٹھ کی ابتداء اور بچوں کی حکمرانی سے پناہ مانگتا ہوں۔ پھر فرماتے ہیں…… پس اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور انہیں سن ۵۹ھ میں وفات ہوئی۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات اور ان کے بیٹے کی حکومت سن ساٹھ میں ہوئی پس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید کی حکومت کو اس سن میں جان لیا تھا۔

یزید کا ظلم

خاتم الحفاظ سیّدی سیوطی اور حافظ ابن حجر مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں.....۶۳ھ میں یزید کو خبر ملی کہ اہل مدینہ نے اس کی بیعت فسخ کردی ہے اوراس سے باغی ہوگئے ہیں اس نے فوراً ایک لشکر جراران سے لڑنے کیلئے روانہ کیا اور کہا ان سے لڑنے کے بعد مکہ میں جا کر ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ کریں چنانچہ مدینہ کے باب طیبہ پر جنگ حرہ ہوا اور جنگ بھی کیسے ہوئی کہ حسن بصری علیہ الرحمہ نے ایک دفعہ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہ تھا جو اس لشکر کے گزند سے محفوظ رہا ہو بہت سے صحابہ اور دیگر لوگ اس جنگ میں شہید ہوئے مدینہ منورہ کو لوٹا گیا اور ایک ہزار لڑکیوں کا ازالہ بکارت کیا گیا۔ (تاریخ الخلفاء اردو ص ۲۳۲۔ صواعق محرقہ عربی ص ۲۱۹۔ تاریخ الخلفاء عربی ص ۱۴۴، سطر ۷ تا ۱۱)

حدیث مبارکہ میں ہے کہ اہل مدینہ کو خوف دلانے والا لعنتی ہے اس کی کوئی نیکی قبول نہیں اور یزید نے اہل مدینہ پر ظلم کیا۔

یزید کی چھڑی امام کے لبوں پر

جب سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر مبارک یزید پلید کے سامنے رکھا گیا تو یزید اپنی چھڑی امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لبوں پر مارنے لگا۔ (ابن کثیر ج ۸ ص ۱۹۲ ۔ از کتاب: یزید علماء کی نظر میں)

یزید اہل مدینہ کا سخت دشمن، ظالم، فاسق اور شرابی تھا۔

حافظ امام ابن حجر عسقلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

یزید معیوب انسان ہے اس قابل نہیں کہ اس سے کوئی روایت لی جائے۔ (لسان المیزان، ج ۶ ص ۲۹۳)

یزید کو امیر المؤمنین کہنے پر 20 کوڑے

امام حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمہ کے سامنے ایک شخص نے یزید کو امیر المؤمنین کہا۔ حضرت عمر نے اس کو بیس کوڑے مارے۔ (تہذیب التہذیب، ج ۱۱ ص ۱۶۳)

علامہ ذہبی علیہ الرحمہ، امام ملا علی قاری علیہ الرحمہ، شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ سب یزید کو ظالم، فاسق، شرابی اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاتل مانتے ہیں۔

سوال نمبر ۲۲......بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فاتح قسطنطنیہ کو جنّت کی بشارت دی تھی اور یزید بھی اس لشکر میں شامل تھا لہٰذا وہ بھی جنّتی ہوا ؟

جواب......اگر حدیث میں یزید کو جنت کی بشارت دی گئی ہوتی تو ساری دنیا کے مسلمان سارے عالم، محدث مفسر اس کو ظالم اور فاسق شرابی نہ لکھتے۔

حدیثِ قسطنطنیہ کا جواب......اصول فقہ کی کتابوں میں یہ مسئلہ موجود ہے کہ ما من عام الا خص منه البعض یعنی عموم ایسا نہیں جس میں سے بعض افراد مخصوص نہ ہوں۔ معلوم ہوا کہ ہر عموم سے بعض افراد مخصوص ضرور ہوتے ہیں۔ اس اصول کی بناء پر حفاظ، حدیث قسطنطنیہ والی حدیث کے ماتحت فرماتے ہیں...... یزید کا اس عموم میں داخل ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ کسی دلیل خاص سے اس عموم سے خارج نہیں ہوسکتا کیونکہ اہل علم میں سے کسی نے اختلاف نہیں کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مغفور لہم مشروط ہے مطلق نہیں وہ یہ کہ مغفور لہم وہ ہے جو بخشش کے اہل ہوں اگر کوئی فرد لشکر کا مرتد (بے ایمان) ہو جائے وہ اس بشارت میں داخل نہیں اس بات پر علماء کا اتفاق ہے۔ پس یہ اتفاق اس بات کی دلیل ہے کہ لشکر قسطنطنیہ کا وہ شخص مغفرت یافتہ ہے جس میں مغفرت کی شرائط مرتے وقت تک پائی جائیں۔ (فتح الباری جز ۱۱ ص ۹۲ مطبوعہ نولکشور انڈیا: یزید علماء کی نظر میں)

محدثین اور حفاظ کے فیصلہ کی مزید توثیق

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ بھی فرمان ہے کہ انسان زبان سے لا اله الا الله کہہ دے وہ جنتی ہے۔

مرزا قادیانی کے ماننے والے بھی لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں......وہ کافر کیوں؟

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا کہ میری اُمت کے تہتر فرقے ہونگے اس بات کی دلیل ہے کہ وہ سارے لا الہ الا اللہ کہنے والے ہوں گے لیکن پھر بہتر جہنمی کیوں؟

اصل میں جو شخص کلمہ پڑھے اور مرتے دم تک مرتد (بے ایمان) نہ ہو وہ جنتی ہے۔

یزید امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا ذمہ دار ہے۔

اگر اس کے کہنے پر سب کچھ نہ ہوا تو اس نے ابن زیاد اور دیگر قاتلوں کو پھانسی پر کیوں نہیں لٹکایا۔

اُس نے امام کی شہادت کے بعد مدینے پر حملہ کیوں کروایا؟

اگر وہ بے قصور تھا تو اس نے گھرانہ اہل بیت سے معافی کیوں نہیں مانگی؟

یزید کو بے قصور اور امیر المومنین کہنے والے بکواس کرتے ہیں۔ یزید، امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل پر راضی تھا اس لئے کہ وہ فاسق، فاجر، ظالم، شرابی اور اقتدار کا بھوکا تھا اور اگر پھر بھی کوئی اس کی حمایت کرتا ہے اور اسے جنتی مانتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ دعا کرے کہ......اے اللہ! میرا حشر قیامت میں یزید کے ساتھ فرما۔

سوال نمبر ۲۳...... **لفظ بریلوی کیا ہے؟**

جواب...... ہندوستان کے ایک شہر کا نام بریلی ہے۔ چودہ سو سالہ عقائد جس پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عمل رہا۔ ان اسلامی عقائد کا تحفظ بریلی کی سرزمین سے ہوا۔ اسی لئے اہل حق کو اہلسنّت و جماعت سُنّی حنفی بریلوی کہا جاتا ہے۔

۱...... صحابہ کرام کا یہ عقیدہ تھا کہ حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی عطا سے علم غیب ہے اسی لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین غیب کی باتیں پوچھ کر ایمان لے آتے تھے۔

۲...... صحابہ کرام کا یہ عقیدہ تھا کہ حضور علیہ السلام کے نام پر انگوٹھے چومنا جائز ہے اسی لئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نامِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر انگوٹھے چومتے تھے۔

۳...... صحابہ کرام کا یہ عقیدہ تھا کہ حضور علیہ السلام کو اللہ نے ہر چیز کا مالک بنایا ہے اسی لئے تو صحابہ کرام جنت اور دوسری نعمتیں حضور علیہ السلام سے مانگتے تھے۔

٤...... صحابہ کرام کا یہ عقیدہ تھا کہ حضور علیہ السلام وصال کے بعد بھی زندہ ہیں اسی لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت فرمائی کہ بعد وصال میرے جنازہ کو مزارِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باہر رکھ دینا اور عرض کرنا آقا (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ابوبکر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہے۔ اگر آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اجازت دیں تو دفنا دینا ورنہ جنت البقیع میں دفن کر دینا۔

۵...... حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ عقیدہ تھا کہ اذان سے پہلے کچھ پڑھنے سے اذان میں اِضافہ نہیں ہوتا اسلئے تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان سے پہلے قریش کیلئے دعا کرتے تھے۔

٦...... حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزارِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چمٹنا اور چاروں خلفائے راشدین کا شہداء کے مزارات پر حاضری دینا یہ ثابت کرتا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عقیدہ تھا کہ مزارات پر حاضری دینا جائز ہے۔

۷...... صحابہ کرام علیہم الرضوان اور ملائکہ کا حضور علیہ السلام کے مزار پر کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنا یہ ثابت کرتا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عقیدہ تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کھڑے ہو کر صلوٰۃ سلام پڑھنا جائز ہے۔

۸...... حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیماری کے وقت بچوں کو حضور علیہ السلام کے بال مبارک پانی میں گھما کر پلانا یہ ثابت کرتا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عقیدہ تھا کہ تبرکاتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفا کا باعث ہیں۔

۹......حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنگ کے موقعہ پر یا محمداہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پکارنا یہ ثابت کرتا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عقیدہ تھا کہ مصیبت کے وقت حضور علیہ السلام کو پکارنا جائز ہے۔

۱۰...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک بار پاؤں سن ہوگیا کسی نے مشورہ دیا کہ آپ کو جس سے سب سے زیادہ محبت ہے اُس کا نام پکاریں تو پاؤں درست ہوجائیگا تو آپ نے فوراً یا محمداہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پکارا، تو اُسی وقت آپ کا پاؤں صحیح ہوگیا۔ پتا چلا کہ مشکل کے وقت یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پکارنا یہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا طریقہ رہا ہے۔

۱۱......نمازِ استسقاء کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وسیلہ بنا کر دعا کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عقیدہ تھا کہ اللہ کے نیک بندوں کا وسیلہ جائز ہے۔

یہی وہ اسلامی عقائد ہیں جن پر چودہ سو سال سے صحابہ کرام، اہل بیت، اولیاء کرام اور علمائے حق کا عمل رہا ہے۔ انہی اسلامی عقائد پر جب الزامات کی بوچھاڑ ہوئی تو بریلی کی سرزمین پر امام اہلسنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے الزامات لگانے والوں کا قرآن وحدیث کی روشنی میں ان کا مقابلہ ومحاسبہ کیا اور یہی مسلک، مسلک حق ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں مسلک حق اہل سنت وجماعت (بریلوی) پر قائم رکھے

اور اسی مسلک پر ایمان وعافیت کے ساتھ موت عطا فرمائے

اور اس مسلک کو دنیا کے کونے کونے میں پہچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ حبیبک سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اپنے شہزاد کو یہ قوت دو کہ بد عقیدگی کی کرے روک تھام

اس ناتواں پر رکھ دو اپنا دستِ شفقت یارسول اللہ ﷺ

تیسرا حصّہ

الحمد للہ ربّ العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد الانبیاء والمرسلین

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس کتاب میں ہم پہلے منکرین حدیث کے اعتراضات اوران کے جوابات تحریر کرتے ہیں۔اس کے بعد مزید سوالات کے جوابات دیئے جائیں گے۔ان کی کل تعداد تقریباً سترہ ہے۔

سوال نمبر ۱...... **جب قرآن مجید میں دین اسلام کے تمام قوانین موجود ہیں تو پھر حدیث کی کیا ضرور ہے ؟**

جواب...... بے شک قرآن میں ہر خشک وتر کا ذِکر موجود ہے۔کوئی مسلمان اس کا انکارنہیں کرسکتا۔کائنات کی ابتداء سے اس کی انتہاء تک سارے علوم اورقوانین اوراس کے علاوہ کے متعلق بھی قرآن مجید میں موجود ہے لیکن ہم وہ آنکھ نہیں رکھتے کہ سارے کے سارے علوم اورمسائل کواپنے تئیں سمجھ اورزیرعمل لاسکیں۔

دلیل ۱ ......قرآن مجید میں مومنوں کونماز قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے مگرہم نماز کیسے پڑھیں گے، کتنے وقت کی پڑھیں گے اور نماز کا طریقہ کیا ہونا چاہیے......قرآن مجید میں صراحۃً تلاش کرسکتے ہیں؟

دلیل ۲ ......قرآن مجید میں حکم دیا گیا ہے کہ زکوٰۃ ادا کرو......آپ بتایئے کہ زکوٰۃ ہم کتنی ادا کریں گے،کب فرض ہوتی ہے۔ اسی طرح حج کا طریقہ تفصیلاً اوردیگراس جیسے بہت سارے مسائل پرہم عمل درآمد کیسے کریں گے۔

یقیناً ہمیں حدیث شریف سے مدد لینے ہوگی۔ حدیث کی ضرورت پڑے گی ۔ بغیر حدیث کی مدد کے آپ کے ان تمام تفصیلی معاملات پرعمل پیرانہیں ہوسکتے۔یعنی مختصر یہ کہ احادیث رسول قرآن مجید کی تفصیل اورآپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ قرآن مجید کا عملی نمونہ ہے۔

سوال نمبر ۲۔۔۔۔۔اگر قرآن کو سمجھنے کیلئے حدیث کی ضرورت ہو تو کیا قرآن مجید حدیث کا (معاذاللہ) محتاج ہے ؟

جواب۔۔۔۔۔قرآن مجید حکمتوں، علوم اور معرفت کا خزینہ ہے۔ یہ ہرگز حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا محتاج نہیں ہے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ قرآن مجید کو سیکھنے کیلئے، اس میں موجود علوم کی معرفت کیلئے ہم حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محتاج ہیں۔ اسے یوں سمجھو کہ قرآن مجید میں تمام ضابطہ حیات موجود ہیں لیکن ان پر عمل کس طرح کیا جائے اس کی تشریح اور وضاحت کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہماری طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا اور اللہ کے رسول کی طرف سے کی گئی تشریح اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ قرآن مجید کسی کا محتاج نہیں اور یہ کہنا بھی غلط ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث پر عمل کرنے سے قرآن کا محتاج ہونا لازم آئے۔ اس لئے کہ قرآن اللہ کی کتاب ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ ایک جگہ قانون بیان ہو رہا ہے تو دوسرے مقام پر اس کی تشریح و تفصیل کی جارہی ہے۔۔۔۔۔ محتاجی کی بات کہاں ہے؟

سوال نمبر ۳۔۔۔۔۔ کیا قرآن مجید میں رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی ضرورت کو بیان کیا گیا ہے ؟

جواب۔۔۔۔۔قرآن مجید میں کافی مقامات پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول کو ماننے اور اس پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

القرآن۔۔۔۔۔ قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ و یغفرلکم ذنوبکم واللّٰہ غفور رحیم ٥

ترجمہ :(اے میرے رسول) تم فرماؤ! اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ تعالیٰ سے تو میری راہ چلو تا کہ محبت کرے تم سے اللہ اور تمہارے گناہ بخش دے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

القرآن۔۔۔۔۔ تلک حدود اللّٰہ و من یطع اللّٰہ و رسولہ ید خلہ جنات تجری من تحتھا الانھار خٰلدین فیھا ط و ذلک الفوز العظیم ٥

ترجمہ : یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں اور جو حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا۔ اللہ اسے باغات میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم بھی دیا ہے۔ کسی کی بات کو ماننا اور اس کی پیروی کرنا اطاعت ہے۔

ان آیات مقدسہ میں ہر طرح سے حدیث شریف پر عمل کی اہمیت صراحتاً واضح ہے۔

سوال نمبر ٤...... **کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہر قول و فعل پر عمل کرنا ہے ؟**

جواب...... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہر قول و فعل شریعت ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

القرآن...... و ما ینطق عن الھویٰ ○ ان ھو الا وحی یوحیٰ ○

ترجمہ : اور وہ (رسول) کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے (وحیِ الٰہی) سے کلام کرتے ہیں۔

حدیث...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانِ پاک سے جو لفظ سنتا تھا اسے میں لکھ لیا کرتا تھا۔ اس ارادے سے کہ اسے یاد کروں گا لیکن قریش نے مجھے منع کیا اور کہا کہ تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سنتے ہو وہ لکھ لیتے ہو اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتقاضائے بشریت کبھی حالت غضب میں کچھ فرما دیتے ہیں (ان کی اس بات سے متاثر ہو کر) میں نے لکھنا چھوڑ دیا۔ پھر میں نے اس کا ذکر بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کیا تو سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مجھ سے سنو (میں کسی بھی حالت میں ہوں) ضرور لکھ لیا کرو۔ اس ذات پاک جل جلالہٗ کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے میرے زبان سے حق کے سوا کچھ اور نکلتا ہی نہیں۔ (رواہ الامام احمد، تفسیر ابن کثیر سورہ والنجم، ج ۴ ص ۲۴۷)

صحابہ کرام علیہم الرضوان سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر بات لکھنے کا اہتمام بھی کرتے تھے۔ اس کے علاوہ سب سے بڑا کام احادیثِ مبارکہ کا محفوظ رہنے کا ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی پوری زندگی بلکہ ان کا ہر ہر کام سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کے سانچے میں ڈھلا ہوا تھا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی طبعی خواہشات تک سب کی سب سنتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تابع تھیں۔ ان کی خلوتوں کا سوز و گداز اور ان کی جلوتوں کا جذبۂ عمل، ان کی شب بیداریاں اور ان کے دن کے قیلولے سب فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع تھے اور جو قول فعل سے ہر وقت ہم کنار رہے وہ کبھی فراموش ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ان ہستیوں نے اپنے مولیٰ کا ایک بھی فرمان کبھی فراموش نہیں ہونے دیا۔ تمام باتوں سے ثابت ہو گیا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ ایمان رہا کہ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری پردہ پوشی کے بعد بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان شریعت اور حجت ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے ان کی حفاظت کا اس قدر انتظام اسی وجہ سے فرمایا اور قیامت تک آنے والوں کیلئے اس ہدایت اور سنہرے ضابطہ حیات کو محفوظ کر لیا گیا۔

سوال نمبر ۵..... **کیا مُردے کے کفن پر یا پیشانی پر عہد نامہ یا کلمہ طیّبہ لکھنے سے مَیِّت کو فائدہ پہنچتا ہے اور کیا قبر میں شجرہ یا عہد نامہ رکھنے سے اس کی بَرکتیں صاحب قبر کو ملتی ہیں؟ جواب دیجئے۔**

جواب..... سب سے پہلی بات یہ ہے کہ قبر میں شجرہ یا عہد نامہ رکھنے سے اس کی برکتیں ملتی ہیں کیوں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا کلام ہوتا ہے۔ کلام الٰہی کی برکتیں انسان ہر جگہ پاتا ہے تو قبر میں بھی اس کی برکتیں ضرور حاصل ہوتی ہیں۔

دلیل ۱..... قرآن مجید میں سورہ یوسف میں ہے..... ترجمہ : (حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا تھا) میری قمیص لے جا کر والد ماجد کے منہ پر ڈال دو وہ انکھیارے ہو جائیں گے۔

حدیث..... بخاری شریف جلد اوّل کتاب الجنائز باب من اعد الکفن میں ہے کہ ایک دِن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تہبند شریف میں ملبوس باہر تشریف لائے۔ کسی نے وہ تہبند شریف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مانگ لی۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس سے کہا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس وقت تہبند کی ضرورت تھی اور سائل کو رَد کرنا عادتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں ہے پھر تم نے کیوں یہ کام کیا؟ انہوں نے کہا، اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے اسے اپنے پہننے کیلئے نہیں لی۔ میں نے تو اس لئے مانگی کہ میرا کفن ہو۔ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اس کا کفن ہوا۔

دلیل ۲..... امام ترمذی حکیم بن علی نے نوادر الاصول میں ایک دعاء سے متعلق اس طرح روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اس دعاء کو لکھے اور میت کے سینے اور کفن کے درمیان کسی کاغذ میں لکھ کر رکھے تو اس کو عذابِ قبر نہ ہوگا اور نہ ہی منکر نکیر کو دیکھے گا۔

دلیل ۳..... فتاویٰ کبریٰ للمکی میں اس حدیث کو نقل کر کے فرمایا کہ اس دعاء کی اصل یہ ہے اور فقیہ ابن عجیل علیہ الرحمۃ اس کا حکم دیتے ہیں اور اس کے لکھنے کے جواز کا فتویٰ دیتے تھے۔ اس قیاس پر کہ زکوٰۃ کے اونٹوں پر اسے لکھا جاتا ہے۔

وہ دعا یہ ہے:۔

لا اله الا اللّٰه واللّٰه اكبر لا اله الا اللّٰه وحده' لا شريك له لا اله الا اللّٰه الملك وله الحمد

لا اله الا اللّٰه ولا حول ولا قوة الا باللّٰه العلي العظيم ۰

سوال نمبر٦...... کفن پر عہد نامہ اور شجرہ شریف وغیرہ رکھنے کو علماء نے تو منع فرمایا ہے پھر تم کیسے جائز کہتے ہو؟

جواب...... علماء اور فقہاء کرام نے میت کے اوپر شجرہ، عہد نامہ وغیرہ رکھنے سے اس لئے منع فرمایا ہے میت کا پھولنا اور پھٹنا اس کے جسم کے عوارضات سے ہے تو ایسی صورت میں ان برکت والے الفاظ کا وہاں ہونا بے ادبی ہوگی۔ اس لئے فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ قبر کے ایک طرف محراب نما جگہ بنالی جائے اور احتیاط کے ساتھ شجرہ یا عہد نامہ وغیرہ اس جگہ رکھ دیا جائے تا کہ ادب ملحوظ رہے۔ حدیث سے سبز کا تسبیح کرنا اور قبر والے کو فائدہ پہنچنا ثابت ہے تو عقل اس بات کو بھی تسلیم کرتی ہے کہ عہد نامے شجرے جس میں اللہ تعالیٰ کے نام مبارک اس کی آیات اور اس سے مانگی جانے والی دعا مذکورہ ہیں تو وہ کیوں کر باعثِ برکت نہیں ہونگی۔

ہم دکان میں ماشاءاللہ، گھروں میں سورہ یسین، آیت الکرسی کیوں لگاتے ہیں؟ برکت کیلئے لگاتے ہیں اس سے ہمارے درودیوار بابرکت، ہماری روزی بابرکت، ہماری سوچیں بابرکت ہوجاتی ہیں تو انتقال شدہ آدمی کو کیونکر برکت نہ نہیں ہوگی بھئی۔ کیا تم قبر میں چکر لگا کر آئے ہو جو وہاں کے حالات میں اپنی من مانی چلاتے ہو۔ جب قرآنی آیات سے، احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے واضح ہے۔ عقل بھی اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ جس صفحے پر اللہ کا نام ہو تو صفحہ بابرکت ہوجاتا ہے تو قبر بھی بابرکت ہوجائے گی۔ پھر تمہیں نہ نہ کرنے سے کیا فائدہ ہے۔ مسلمان کے تو ہمیشہ فائدے کی فکر کرنی چاہئے۔ تمہیں کیونکر کسی کا نقصان کا سوچنا اچھا لگتا ہے۔ اگر آپ کو فائدہ نہ ہوتا ہو تو اپنے لئے یہی سوچ لو ہمارا کیا جاتا ہے لیکن دوسروں پر تو اپنی طرف سے گڑھی ہوئی باتوں کے فتاوے تو جاری نہ کرو۔ مسلمانوں کا نقصان تو صرف ایک ابلیس کو ہی عزیز رہا ہے۔

سوال نمبر ۷......**مردوں کو زندہ کرنا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے مگر آپ لوگ عبد القادر جیلانی** (حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) **اور دیگر اولیاء کرام** (علیہم الرضوان) **کے بارے میں بھی بیان کرتے ہو کہ وہ مردے جلاتے ہیں۔ اللہ کے سوا کون مُردے کو زندہ کرسکتا ہے؟ کہیں قرآن مجید میں یہ بات موجود ہے کہ اللہ کے سوا کسی نے مردے کو زندہ کیا ہو؟**

جواب......اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اللہ تعالیٰ کے اِذن اور عطا سے مردوں کو زندہ کرسکتے ہیں۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے اس بات کو نہ ماننا قرآن مجید کا بھی انکار ہے۔ قرآن مجید میں اسے بیان بھی کیا گیا ہے:۔

ترجمہ : اور جب عرض کی ابراہیم نے اے ربّ میرے! مجھے دکھا دے تو کیونکر مردے جلائے گا اور فرمایا کیا تجھے یقین نہیں عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے تو اچھا چار پرندے لے کر اپنے ساتھ پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے پھر انہیں بلا وہ تیرے پاس (دوبارہ زندہ ہوکر) چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے اور جان رکھو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (پ۳۔ سورۃ البقرۃ:۲۶۰)

اس آیتِ مبارکہ سے ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اللہ کی عطا سے مردوں کو زندہ کرسکتے ہیں۔

دلیل......اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا میں باز نہ رہوں گا جب تک وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملے ہیں یا قرنوں (مدتوں تک) چلا جاؤں پھر جب وہ دونوں ان دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے اپنی مچھلی بھول گئے اور اس نے سمندر میں ایک راہ لی سرنگ بناتی تھی جب وہاں سے گزر گئے موسیٰ نے کہا ہمارا صبح کا کھانا لاؤ بے شک ہمیں اپنے سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا بولا بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بے شک میں مچھلی بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلایا کہ میں اس کا مذکور کروں اور اس نے تو سمندر میں اپنی راہ لی۔ اچنبا ہے موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے تو ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ پایا جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی اور اسے اپنا علم لدنی عطا کیا۔ (پ۱۵۔ سورۃ الکہف:۶۰ تا ۶۵)

مفسرین اس آیت کی تفسیر میں مکمل واقعہ یوں بیان کرتے ہیں...... حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خادم جن کا نام یوشع بن نون ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت وصحبت میں رہتے تھے اور آپ علیہ السلام سے علم اخذ کرتے تھے اور آپ علیہ السلام کے بعد آپ کے ولی عہد ہیں بحر فارس و بحر روم جانب مشرق میں اور مجمع البحرین وہ مقام ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کا وعدہ کیا گیا تھا اس لئے آپ علیہ السلام نے وہاں پہنچنے کا عزم کیا اور فرمایا کہ میں اپنی کوشش جاری رکھوں گا جب تک کہ وہاں پہنچوں پھر یہ حضرات روٹی اور نمکین بھنی مچھلی زنبیل میں توشہ کے طور پر لے کر روانہ ہوئے۔ ایک جگہ ایک پتھر کی چٹان تھی اور چشمہ حیات تھا تو وہاں دونوں حضرات نے آرام کیا اور مصروف خواب ہو گئے۔ بھنی ہوئی مچھلی زنبیل میں زندہ ہو گئی۔ جس کو پکا کر لائے تو زندہ ہو کر دریا میں گر گئی۔ اس پر سے پانی کا بہاؤ رک گیا اور محراب سی بن گئی۔ حضرت یوشع بن نون کو بیدار ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اس کا ذکر کرنا یاد نہ رہا اور چلتے رہے یہاں تک کہ دوسرے روز کھانے کا وقت آیا۔ یہ بات جب تک مجمع البحرین پہنچے تھے پیش نہ آئی تو منزل مقصود سے آگے بڑھ کر تکان اور بھوک معلوم ہوئی اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی کہ مچھلی یاد کریں اور اس کی طلب میں منزل مقصود کی طرف واپس ہوں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے یہ فرمانے پر خادم نے معذرت کی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مچھلی کا جانا ہی تو ہمارے حصول مقصد کی علامت ہے جن کی طلب میں ہم چلے ہیں ان کی ملاقات وہیں ہو گی جو چادر اوڑھے آرام فرما تھے وہ خضر علیہ السلام تھے۔

دلیل...... حضرت خضر (علیہ السلام) کے بارے میں اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں یا ولی۔

اس واقعہ کو مفسرین کرام بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جس جگہ حضرت خضر علیہ السلام جلوہ افروز تھے اسی جگہ اس مچھلی کو حیات مل گئی۔ پھر جب اللہ کا مقرب بندہ اپنی زبان سے یہ کہہ دے کہ اللہ کے حکم سے زندہ ہو جا تو مردہ انسان میں حیات کیسے نہ آ جائے۔

الغرض اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اللہ تعالیٰ کی عطا سے مردوں کو زندہ کر دیتے ہیں انہیں یہ طاقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہے۔

سوال نمبر۸...... کیا کونڈے (کونڈے یا کسی برتن میں کھیر یا کوئی اور میٹھی چیز پکا کر کسی دوسرے کو کھلانا) جائز ہے۔ دوسرا یہ کہ بائیس رَجب کو امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **کا یومِ وصال ہے اور ان کی وفات کی خوشی میں شیعہ یہ کام کرتے ہیں۔ آج کل سُنّیوں نے بھی یہ کام شروع کردیا ہے۔ اس کا جواب دلائل سے دیں؟**

جواب...... اس بات کی وضاحت کردی جائے کہ کونڈے یا کسی برتن میں کسی میٹھی یا نمکین چیز کو پکانا، شریعت میں اسے ناجائز نہیں کہا گیا۔ ورنہ انسان کھائے گا کیا، بھوکا ہی رہے گا۔ دوسرا یہ کہ اس پکی ہوئی چیز کو خود کھانا اور کسی کو کھلانا، یہ بات بھی ناجائز نہیں۔ جیسا کہ ہم آپ پکاتے اور کھاتے رہتے ہیں۔ کسی کے ایصالِ ثواب کیلئے کوئی شئے پکانا اور کھلانا یہ بھی ناجائز نہیں۔ جیسا کہ تمام مسلمانوں کو معلوم ہے کہ مرنے والے کو ثواب پہنچانے کیلئے شریعت نے کئی طریقے بیان کئے ہیں۔ جیسے مسجد بنالینا، پانی کا کنواں خرید کر مسلمانوں میں وقف کرکے اس کا ثواب مرنے والے کو ایصال کرنا، کوئی شئے پکا کر کسی کو کھلانا اور اس کا ثواب مرنے والے کو ایصال کرنا۔ یہ مسلمانوں میں رائج رہا ہے۔ یہ ابھی سے نہیں بلکہ خیر القرون سے ثابت ہے۔

اگر کوئی کونڈے میں کھیر پکا کر اس کا ثواب امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایصال کرتا ہے تو اس میں ناجائز کی کون سی صورت آپ کے دماغ میں آپھنستی ہے۔ عقل کی باتیں کرنی چاہئے۔ بغض اور عداوت اور جلن میں عقل فوت ہوجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو ثواب ایصال کرنے سے مسلمانوں کو روکنا کسی مسلمان کی روش اور طریقہ نہیں ہوسکتا۔

دوسری وضاحت یہ ہے کہ اہلسنّت و جماعت کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر خوشی نہیں مناتے بلکہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے ایصالِ ثواب کیلئے یہ کھیر پکائی جاتی ہے۔ یہ الزام لگانا کہ سنّیوں نے شیعہ کا طریقہ اپنایا ہوا ہے محض بہتان ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یومِ وصال یعنی وصال والی تاریخ بائیس رجب نہیں ہے۔ ان کے تاریخ وصال میں مختلف اقوال ہیں:۔

۱...... حضرت علامہ لیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال چار رجب کو ہوا۔

۲...... علامہ ابن جوزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال پندرہویں رجب کو ہوا۔ علماء کرام اور فقہاء کرام کی ایک بڑی جماعت بھی پندرہویں رجب کو ہی مستند قول کہتی ہے۔

۳...... حضرت امام محمد بن جریر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یکم رجب کہا ہے۔

٤...... علامہ الحافظ ابن عبدالبر اندلسی اور علامہ ابن حجر عسقلانی علیہما الرحمۃ نے اپنی کتابوں میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات سے متعلق لکھا ہے کہ جب آپ کا وصال ہوا تو رجب کی چار راتیں باقی تھیں۔

ان تمام دلائل سے معلوم ہوگیا کہ بدمذہب کیچڑ اُچھالتے ہیں مگر ان مستند اقوال کو بیان نہیں کرتے جن میں دور تک بھی کہیں نظر نہیں آتا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یومِ وصال بائیس رجب ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ جب یوم وصال وہ ہے ہی نہیں تو اس دن کسی کا جشن وفات منانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یعنی یہ ثابت ہوگیا کہ یہ فعل صرف حضرت امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بابرکت ذات کے ایصالِ ثواب کیلئے کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سنّیوں کو مزید اچھے کام کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سوال نمبر ۱۱...... مشکٰوۃ شریف میں حدیث ہے جس کا مفہوم ہے کہ تین مسجدوں کے سوا کسی جگہ کا سفر نہ کیا جائے یعنی مسجد حرام ، مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ لوگ حدیث کی مخالفت کرتے ہو اور مزارات اولیاء کی طرف بھی سفر کرتے ہو ...... یہ کیسے جائز ہے ؟

جواب...... آپ نے اس حدیث کا ترجمہ غلط کرلیا ہے۔ محدثین اس کی شرح اس طرح فرماتے ہیں کہ زیادتی ثواب کی نیت سے مسجدوں میں سے صرف تین مسجدوں کی طرف سفر کرنا چاہئے۔ مساجد کے علاوہ زیادتی ثواب کیلئے سفر کرنا تو احادیث میں باعثِ ثواب کہا گیا ہے۔ جیسے علم دین کے حصول کیلئے سفر کرنا، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیلئے سفر کرنا بلکہ قرآن مجید میں بار بار زمین پر سفر کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔

مثال ۱ ...... مشکٰوۃ شریف میں حدیث ہے کہ ...... جو شخص علم کے راستے پر چلا وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے۔

مثال ۲ ...... اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ...... کفار سے فرمادو کہ زمین میں سیر کرو اور دیکھو کہ کفار کا انجام کیا ہوا۔

مثال ۳ ...... مقدور شامی میں امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے مناقب میں امام شافعی علیہ الرحمۃ نقل فرماتے ہیں کہ میں امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ سے برکت حاصل کرتا ہوں اور ان کی قبر پر آتا ہوں اگر مجھے کوئی حاجت درپیش ہوتی ہے تو دو رکعتیں پڑھتا ہوں اور امامِ اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کی قبر کے پاس جاکر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں، تو میری حاجت جلد پوری ہوتی ہے۔

مثال ٤ ...... لوگ جامع مسجد میں جمعہ اور عیدین ادا کرنے کیلئے لمبے لمبے سفر کرتے یں۔ اگر یہ ناجائز ہوتا تو سارے مسلمان کبھی یہ فعل نہ کرتے۔

اس حدیث کے تحت محدثین کے اقوال درج کیے جاتے ہیں:۔

نووی کی شرح مسلم میں ہے کہ ابو محمد نے فرمایا کہ سوائے ان تین مساجد کے اور کسی جگہ سفر کرنا حرام ہے مگر یہ محض غلط ہے۔ احیاء العلوم میں ہے کہ بعض علماء متبرک مقامات اور قبور علماء کی زیارت کیلئے سفر کرنے کو منع کرتے ہیں جو مجھ کو تحقیق ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ ایسا نہیں بلکہ زیارت قبور کا حکم ہے۔ اس حدیث کی وجہ سے کہ فزوروھا (یعنی تم قبور کی زیارت کرو) ان تین مساجد کے علاوہ اور کسی مسجد کی طرف سفر کرنے سے اس لئے منع کیا گیا ہے کہ تمام مسجدیں ایک سی ہیں لیکن برکت والے مقامات (مزاراتِ اولیاء) یہ برابر نہیں بلکہ انکی برکات بقدر درجات ہیں۔ کیا یہ مانع انبیاء کرام علیہم السلام کی قبور کے سفر سے بھی منع کرے گا۔ جیسے حضرت ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام۔ اس سے منع کرنا سخت دشوار ہے اور اولیاء کرام بھی انبیاء کرام کے حکم میں ہیں۔ پس کیا بعید ہے کہ ان کی طرف سفر کرنے میں کوئی خاص غرض ہو جیسا کہ علماء کی زندگی میں ان کی زیارت کرنا۔

الغرض یہ کہ اس حدیث کا مطلب صاف ظاہر ہوگیا اور محدثین نے بھی اس حدیث کی شرح میں فرمایا کہ اگر یہی مطلب لیا جائے تو ساری دنیا کے مسافر پریشان ہوجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ سنتا ہے مگر اپنے نیک بندوں کے مزارات پر ان کے وسیلے سے مانگا جائے تو ان کی برکتوں سے دعائیں مقبول ہوجاتی ہیں۔ یہی وہ عقیدہ جس پر امام شافعی علیہ الرحمۃ بھی عمل پیرا ہیں۔

سوال نمبر ۹......**شیعہ بھی کونڈے کرتے ھیں اور سنّی بھی کونڈے کرتے ھیں جس سے معلوم ھوتا ھے کہ سنّی شیعہ جیسے کام کر رھے ھیں...... اس کا جواب دیں ؟**

جواب......ایک نہیں بلکہ سینکڑوں کام ایسے ہیں جنہیں ہم مسلمان بھی کرتے ہیں اور شیعہ بھی کرتے ہیں۔

مثلاً حج، روزہ، نماز۔ اس کے علاوہ شب برأت، ایام اہل بیت وغیرہ ایسے کام ہیں جنہیں شیعہ بھی کرتے ہیں اور ہم بھی کرتے ہیں اور تم بھی کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہو۔ تو کیا تم یہ رائے دو گے کہ مسلمان ان تمام کاموں کو کرنا (معاذ اللہ) چھوڑ دیں؟

ہم الحمدللہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سچی پکی محبت کرنے والے لوگ ہیں۔ ہمارا یہ فعل خود ہمارے بزرگوں اور اسلاف کا طریقہ ہے...... کسی کی نقل نہیں ہے۔

سوال نمبر ۱۰......**آپ لوگ کونڈے کی نیاز اور دوسری نیازوں کو غیر اللّٰہ کی طرف منسوب کردیتے ھو حالانکہ اللّٰہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنی چاھئے ؟**

جواب......فقیر نے صراط الابرار کے پہلے حصے میں اس کا جواب احادیث کی روشنی میں تحریر کیا ہے۔ فائدے کیلئے مزید تفصیل یہاں پر ذکر کی جارہی ہے۔

یہ بات یاد رہے کہ ہم جو نذر و نیاز کرتے ہیں اس سے مراد صرف اور صرف ایصال ثواب ہے۔ غیر اللہ کے نام سے منسوب کرنے کا تصوّر ہر ایک کو معلوم ہے وہ یہ کہ جس طرح ہم یہ کہتے ہیں میری نماز، میرا حج، میری قربانی۔ اسی طرح سے اہلسنّت و جماعت جس کے ایصال ثواب کیلئے نیاز کی جاتی ہے اس کا نام نیاز کے ساتھ لگایا جاتا ہے جیسے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ کی نیاز۔ اصل مقصود یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کیلئے نماز جو میں نے پڑھی اسے میری نماز کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کیلئے جو میں نے حج کیا وہ میرا حج کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کیلئے جو قربانی میں نے کی اسے میری قربانی کہا جاتا ہے۔ اسی طرح سے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایصال ثواب کیلئے جو نیاز کی گئی اسے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز کہا جاتا ہے۔ یہ معنی سب ہی کو معلوم ہیں اور ہماری زبان میں بڑی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ رائج ہیں۔ ہمارے شعری اور نثری کلام میں بہت ساری ایسی تشبیہات موجود ہیں لیکن کیا کیا جائے کہ مخالفین کو اعتراض کا بہانہ چاہئے بس! ورنہ یہ کسے معلوم نہیں کہ اہلسنّت و جماعت بہترین راہ یعنی صراط مستقیم پر چلنے والوں کی جماعت ہے۔ یہ لوگ افراط اور تفریط سے پاک ہیں۔ بزرگوں سے محبت کرنے والے ہیں۔ لیکن منافقوں کو یہ روش کبھی پسند نہیں آتی اسی وجہ سے وہ بہانے بازیوں اور پینترے بدل بدل کر لوگوں کو بہکاتے ہیں اور اپنے ٹولے میں اضافے کے راستے ہموار کرتے ہیں۔ لوگوں ان ایمان کے دشمنوں سے بچو!

سوال نمبر ۱۲......تمہیں کیسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اللہ کا ولی ہے اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ دعائیں قبول بھی کرلیتا ہے؟ کیا قرآن مجید میں ولی کی ایسی خوبیاں بیان کی گئی ہیں کہ ان کی دعائیں اللہ تعالیٰ جلدی سنتا ہے ؟

جواب......القرآن......الا ان اولیاء اللّٰہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ہ الذین اٰمنوا و کانوا یتقون ہ لہم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا و فی الآخرۃ ہ

ترجمہ : سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں انہیں خوشخبری ہے دُنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔ (پ ۱۱۔ سورۃ یونس)

اس آیت میں تمام نیک بندے جو قیامت تک اس دنیا میں تشریف لائیں گے ان سب کا تذکرہ ہے۔ ولایت قرآن کی صریح آیت سے ثابت ہے۔ لہٰذا اس کا انکار قرآن مجید کا انکار ہے جو کہ کفر ہے۔

اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ولیوں کو خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت کی زندگی میں۔

دلیل ۱ ...... حضرت غوث اعظم علیہ الرحمۃ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ، امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ، اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمۃ یہ تمام ہستیاں جب دُنیا کی ظاہری زندگی میں تھیں جب بھی لوگ انہیں اللہ کا ولی مانتے تھے اور اب بعد وصال بھی اللہ کے ولی ہیں۔ ان سے بے شمار لوگ فیض پا رہے ہیں۔

دلیل ۲ ......ولی کبھی اپنی زبان سے نہیں کہے گا کہ میں اللہ کا ولی ہوں بلکہ خلقت خود انہیں ولی اللہ مان لیتی ہے۔

دلیل ۳ ...... مسلم شریف کی حدیث ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا اس شخص کیلئے کیا ارشاد فرماتے ہیں جو نیک عمل کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ مومن کیلئے بشارت عاجلہ رضائے الٰہی جل جلالہ اور اللہ تعالیٰ کی محبت فرمانے اور خلق کے دِل میں محبت ڈال دینے کی دلیل ہے۔

سوال نمبر۱۳...... آزر کو حضرت ابراهیم علیہ السلام کا باپ کہا گیا ہے اور تم کہتے ہو کہ نبی تو پاک بطن سے منتقل ہوتا ہے لیکن آزر کا ابراهیم علیہ السلام کا باپ ہونے سے یہ ثابت ہوگیا کہ ایسا نہیں بلکہ کُفّار اور گُمراہ اور مشرکین کی بھی اولاد نبی ہوسکتی ہے (معاذ اللہ) ؟

جواب......آزر بت پرست تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چچا تھا، والد نہ تھا۔

القرآن...... و اذ قال ابراهیم لا بیه آزر انتخذ اصناما آلهة (پ ۷۔ سورہ انعام:۷۴)

ترجمہ : اور یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے باپ (یعنی چچا) آزر سے کہا کیا تم بتوں کو خدا بناتے ہو۔

دلیل ۱ ...... قاموس جو کہ عربی کی مشہور لغت کا نام ہے اس میں مذکور ہے کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کا نام ہے۔ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے مسالک الحنفاء میں بھی ایسا ہی لکھا ہے کہ چچا کو باپ کہنا تمام ممالک میں معمول تھا بالخصوص عرب میں چچا کو (اب یعنی باپ) بھی کہا جاتا تھا۔

دلیل ۲...... قرآن مجید میں ہے...... نعبد الهك واله آبائك ابراهيم و اسماعيل و اسحاق الٰها واحداً

اس آیت میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کو حضرت یعقوب علیہ السلام کے والدین میں ذکر کیا گیا ہے حالانکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے چچا میں سے تھے۔

دلیل ۳...... آج کل بھی بعض قوموں میں چچا کو بڑے ابا کہا جاتا ہے حالانکہ وہ والد نہیں چچا ہوتے ہیں۔

دلیل ٤...... قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں موجود ہے۔

القرآن...... ربنا اغفرلي والوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب ہ ترجمہ : اے میرے ربّ (جل جلالہ) مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب ہوگا۔ (پ ۱۳۔ سورہ ابراہیم:۴۱)

کافر کیلئے مغفرت کی دعا نہیں کی جاتی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے والدین کیلئے دعا کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ توحید پر عقیدہ رکھتے تھے۔ یعنی موحد تھے۔

دلیل ۵...... حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارخ تھا۔ تمام مفسرین نے آپ علیہ السلام کے والد کا نام یہی لکھا ہے جو کہ مؤمن موحد تھے۔

ان تمام دلائل سے یہ ثابت ہوگیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارخ تھا۔ آزر بت پرست آپ کا چچا تھا۔

سوال نمبر ۱۵......لیکن سر سیّد کے شاگر تو ان کی بڑی عزت کرتے ہیں۔ کیا سر سید کے کسی شاگرد کو نہیں معلوم ہوسکا کہ یہ شخص اسلام کے ضروری مسائل کا مذاق اُڑاتا ہے ؟

جواب......سرسید کے بہت سارے شاگردوں نے بھی اس کے متعلق یہی رائے قائم کی ہے کہ یہ شخص جاہل اورگمراہ تھا۔

سرسید کے خاص اور چہیتے شاگرد اور سچے پیروکار خالد نیچری کی خاص پسندیدہ شخصیت ضیاء الدین نیچری کی تالیف خودنوشت افکارسرسید کی چند عبارتیں آپ کے سامنے پیش کی جاتی ہیں:۔

علی گڑھ کے قیام کا اصل مقصد

عبارت نمبر ۱......سرسید نے اطاعت اور فرمانبرداری کے جذبات کی نشوونما کیلئے ایک مثالی تعلیمی اِدارے کے قیام کو اس مقصد کا بنیادی وموثر ذریعے سمجھتے ہوئے علی گڑھ کالج کی بنیاد رکھی۔ اس ادارے کے اغراض ومقاصد میں یہ مقصد نہایت اہمیت کا حامل ہے ہندوستان کے مسلمانوں کو سلطنت انگریزی کے لائق و کار آمد رعایا بنانا اور ان کی طبیعت میں ایسی خیر خواہی پیدا کرنا جو ایک غیر سلطنت کی غلامانہ اطاعت سے نہیں بلکہ عمدہ گورنمنٹ کی برکتوں کی اصل قدر شناسی سے پیدا ہوتی ہے۔ کالج کے ٹرسٹیوں نے ایک موقع پر اس مقصد کو کھلے الفاظ میں اس طرح بیان کیا کہ من جملہ کالج کے مقاصد میں سے اہم مقصد یہ ہے کہ یہاں کے طلباء کے دِلوں میں حکومت برطانیہ کی برکات کا سچا اعتراف اور انگلش کریکٹر کا نقش پیدا ہو اور اس سے خفیف سا انحراف بھی حق امانت سے انحراف کے مترادف ہے۔ (کتاب: خودنوشت افکارسرسید،ص ۲۹ تا ۳۲)

سوال نمبر ۱٦...... محرم الحرام میں تعزیہ داری اور ڈھول باجے بجانا جو سنّیوں نے اختیار کیا ہوا ہے تمہارے پاس اس کی کیا دلیل ہے ؟

جواب...... محرم الحرام میں ان کاموں کو بعض مسلک اہلسنّت کے معاملات سے منسوب کرتے ہیں کہ یہ اہلسنّت والے کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کاموں سے مسلک اہلسنّت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ ایک فتوے میں فرماتے ہیں...... تعزیہ آتا دیکھ کر اعراض و روگردانی کریں اس کی جانب دیکھنا ہی نہیں چاہئے۔

دوسرے مقام پر ارشاد فرماتے ہیں...... ناجائز کام میں جس طرح جان و مال سے مدد کرے گا یوں ہی سواد بڑھا کر بھی مددگار ہوگا ناجائز کام کا تماشہ بھی ناجائز ہوگا۔ (الملفوظات، حصہ ۲، ص ۸۷)

ڈھول بجانا، تعزیہ کو گھمانا، تعزیہ پر نذر و نیاز چڑھانا یہ سب حرام اور ناجائز ہے۔ ڈھول بجانا اور تعزیہ بنانا حرام ہے۔ تعزیہ کے سامنے مٹھائی وغیرہ رکھ کر فاتحہ دینا، علم اٹھانا، بچے بوڑھے جوان جو فقیر بنتے ہیں یہ سب ناجائز ہے۔ ان کاموں میں پیسہ خرچ کرنا اسراف ہے۔ اسراف کرنے والوں کو قرآن میں شیطان کا بھائی فرمایا گیا۔

الغرض کہ یہ کام سب غلط ہیں۔ ان کاموں میں مسلک اہلسنّت سنّی حنفی بریلوی کا کوئی تعلق نہیں ہے اس سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔

اہلسنّت و جماعت کے نزدیک شہدائے کربلا رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایصالِ ثواب کیلئے قرآن خوانی، غرباء کو کھانا کھلانا، شربت یا دودھ کی سبیل لگانا یہ سب جائز اور مستحب اعمال ہیں ان کاموں کے کرنے سے ثواب ملتا ہے۔ ان کاموں کو کرکے اہل بیت سے محبت اور عقیدت کا اظہار کریں۔

سوال نمبر ۱۴......سر سید احمد خان ایک بزرگ آدمی تھا اس نے قوم کی تعلیم کیلئے بڑی قربانیاں دیں ہیں لیکن تم لوگ اسے گمراہ اور بے دین کہتے ہو۔ اس نے کیا گمراہی کی بات کی ہے ؟

جواب......اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ نے اس کے لٹریچر وغیرہ کے تجزیے کے بعد یہ فتویٰ دیا ہے کہ وہ گمراہ آدمی تھا۔ یہ بات سنی ہی نہیں کہتے بلکہ دیو بندیوں کے بڑے بھی اسے گمراہ اور بے دین کہتے ہیں۔

دلیل......دیو بندی فرقے کے بانی اشرف علی تھانوی نے لکھا کہ سر سیّد کی وجہ سے بڑی گمراہی پھیلی، یہ نیچریت کا راستہ اور الحاد کی جڑ ہے۔ اس سے پھر شاخیں چلی ہیں۔ غلام احمد قادیانی اس نیچریت کا اوّل شکار ہوا، آخر یہاں تک نوبت پہنچی کہ استاد یعنی سر سید احمد خان سے بھی بازی لے گیا اور نبوت کا دعویدار بن بیٹھا۔ (ملفوظات نمبر ۳۸۲ جلد ۲ صفحہ نمبر ۲۳۶ ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان)

دیو بندی فرقے کے مولوی یوسف بنوری اپنے بڑے مولوی انور شاہ کشمیری کی کتاب مشکلات القرآن کے مقدمہ تمۃ البیان صفحہ ۳۰ پر سر سید کے کفریات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا کہ سر سید زندیق، ملحد اور جاہل گمراہ ہے۔

سر سید کے پیروکار، فرمانبردار اور شاگرد الطاف حسین حالی نے اپنی کتاب حیات جاوید میں لکھا ہے کہ جب سہارنپور کی جامع مسجد کیلئے سر سید سے چندہ طلب کیا گیا تو اس نے چندہ دینے سے انکار کر دیا اور لکھ بھیجا کہ میں خدا کے زندہ گھروں (کالج) کی تعمیر کی فکر میں ہوں اور آپ لوگوں کو اینٹ مٹی کے گھر کی تعمیر کا خیال ہے۔

مولوی عبدالحق دہلوی نے تفسیر قرآن میں لکھا جس کا نام تفسیر حقانی ہے انہوں نے سر سید کی لکھی ہوئی تفسیر کا خود رد کیا ہے اور مولوی عبدالحق نے تمام فاسد اور بے جا اعتراضات کے جواب دیئے ہیں اور جا بجا ضروریاتِ دین کے انکار اور اسلامی قوانین کا مذاق اُڑانے کی وجہ سے سر سید پر کفر کا فتویٰ دیا ہے یہ تمام باتیں تفسیر حقانی میں موجود ہیں۔

سر سید کے اسلام کے خلاف جرائم

اللہ تعالیٰ کی شان میں گستخانہ کلمات

عبارت ......خدا نہ ہندو ہے نہ عرضی مسلمان، نہ مقلد نہ لامذہب، نہ یہودی نہ عیسائی بلکہ وہ تو پکا چھٹا ہوا نیچری ہے۔ (ص ۶۳)

قرآن کے متعلق یہ الفاظ

عبارت نمبر ۱......خدا نے ان پڑھ بدوؤں کیلئے ان ہی کی زبان میں قرآن اتارا یعنی سر سید کے خیال میں قرآن انگریزی جو بہتر و اعلیٰ زبان ہے اس میں نازل ہونا چاہیے لیکن خدا نے ان پڑھ بدوؤں کی زبانی عربی میں نازل فرمایا...... (العیاذ باللہ)

عبارت نمبر ۲......شیطان کے متعلق سر سید کا عقیدہ یہ تھا کہ وہ خود ہی انسان میں ایک قوت ہے جو انسان کو سیدھے راستے پر سے پھیرتی ہے۔ شیطان کے وجود کو انسان کے اندر مانتا ہے انسان سے الگ نہیں مانتا۔ (ص ۷۵)

عبارت نمبر ۳......حضرت آدم علیہ السلام کا جنت میں رہنا، فرشتوں کا سجدہ کرنا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظہور، دجال کی آمد، فرشتے کا صور پھونکنا، روز سزا و جزا، میدان حشر و نشر، پل صراط، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت، اللہ تعالیٰ کا دیدار ان سب عقائد کا انکار کیا ہے جو کہ قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔ (ص ۲۴ تا ۱۳۲)

عبارت نمبر ۴......خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں کہتا ہے کہ خلافت کا ہر کسی کو استحقاق تھا جس کی چل گئی وہی خلیفہ ہو گیا۔ (ص ۲۳۳)

محترم حضرات! سر سیّد احمد خان علی گڑھی فرقہ دہابیت سے تعلق رکھتا تھا۔ بعد میں اس نے نیچری فرقے کی بنیاد رکھی۔ نیچری فرقے کے عقائد یہ ہیں کہ جیسی آدمی کی نیچر ہو گی ویسا ہی اس کا دین ہونا چاہیے۔

انگریزوں کا ایجنٹ، نام نہاد لمبی داڑھی والا مسٹر احمد خان بھی کچھ اس قسم کا آدمی تھا جس کی وجہ سے اس کے ایمان میں بگاڑ پیدا ہوا اور آہستہ آہستہ اس نے اسلامی حقائق و عقائد کا مذاق اڑانا شروع کیا اور بے ایمان، مرتد اور گمراہ ہو گیا۔

دین اسلام میں نیچری سوچوں کیلئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر اور بیان کردہ قوانین پر عمل کرنے کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو ہمیں بیان فرما دیا دین اسی کا نام ہے۔ قرآن پاک کا صریح آیات اور صریح احادیث میں اس قدر تاویلات کرنا اسلام پر عمل نہیں بلکہ یہ الحاد و کفر اور گمراہی ہے۔

مسٹر احمد خان (سر سید احمد خان) علی گڑھی کو اسلام اور پاکستان کا خیر خواہ کہنے والے اس کے عقائد باطلہ پڑھ کر ہوش کے ناخن لیں۔ اس کو اچھا آدمی کہہ کر یا لکھ کر اپنے ایمان کے دشمن نہ بنیں کیوں کہ ہر مکتبہ فکر کا عالم مسٹر احمد خان (سر سید احمد خان) کو گمراہ اور زندیق لکھتا ہے۔

سوال نمبر ۱۷...... احمد رضا اور اشرف علی تھانوی دونوں ایک ساتھ دارالعلوم دیوبند میں تعلیم حاصل کرتے تھے ۔ ایک دن حلوے پر جھگڑا ہوا اور احمد رضا نے اپنا الگ دارالعلوم بنا لیا ...... کیا یہ صحیح نہیں ہے ؟

جواب...... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب کی ولادت 10 شوال المکرم 1272 ہجری مطابق 14 جون 1856 میں بریلی شریف (یوپی بھارت میں) ہوئی۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے تمام علوم سے فراغت کے بعد تیرہ سال کی عمر یعنی 14 شعبان المعظم 1386 بمطابق 1869 میں پہلا فتویٰ جاری فرمایا اور یہ فتویٰ رضاعت کے موضوع پر تھا۔

دارالعلوم دیوبند 1880 میں تعمیر ہوا۔ جس کی دلیل بھی موجود ہے کہ 1980 میں دارالعلوم دیوبند کا صد سالہ جشن منایا گیا۔ جس کا گواہ جنگ اخبار بھی ہے۔ اب آپ خود حساب لگائیں کہ جب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ تمام علوم سے فارغ ہو چکے تھے اس کے گیارہ سال بعد دارالعلوم کی بنیاد رکھی گئی۔

اس کے بعد نہ جانے کب مولوی اشرف علی تھانوی نے دارالعلوم میں داخلہ لے کر کتنے سالوں میں یہ تعلیم پوری کی۔

الغرض کہ آپ نے یہ جان لیا کہ اس بات میں بالکل صداقت نہیں ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ دارالعلوم دیوبند سے پڑھے تھے۔

ان سترہ سوالوں کو بدمذہب سیدھے سادھے مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے ہیں اور ان کا دین و ایمان خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم نے ان سوالات کے جواب قرآن، حدیث اور مستند کتابوں سے دیے ہیں۔

اُمید ہے کہ آپ حضرت اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں گے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں میں عام کرنے کی کوشش کریں گے۔

فقط

الفقیر ...... محمد شہزاد قادری ترابی